REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS, FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۔۔۔ ۲۱
ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

شمارہ ۔۔۔ ۳۵

شرح چندہ

سالانہ	۱۰ روپے
ششماہی	۵ روپے
ممالک غیر	۲۰ روپے
فی پرچہ	۲۵ پیسے

هفت روزہ بدر

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۱ رجب ۱۳۹۲ ہجری ۔ ۳۱ ظہور ۱۳۵۱ ہجری شمسی ۔ ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۔ ۲۹ ظہور (اگست) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ کی معرفت آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت گزشتہ چند روز نزلہ اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ اب نسبتاً افاقہ ہے۔ حضور انور ایبٹ آباد ہی میں تشریف فرما ہیں۔ احباب التزام کے ساتھ اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازئ عمر اور مقاصد عالیہ میں نائز المرام ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۔ ۲۹ ظہور (اگست) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع صاحبزادیاں احمدیہ صوبائی کانفرنس میں شرکت کے لئے سری نگر گئے ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر رہے۔

حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی قادیان مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ قادیان اور مضافات میں پچھلے چند دنوں سے وقتاً فوقتاً بارش ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے موسم خوشگوار ہے اور خشک سالی کا غلبہ قدر سے کم ہو رہا ہے۔ الحمد للہ

نصرت جہاں سکیم کے تحت مغربی افریقہ میں احمدی ڈاکٹروں کی طبی خدمات

خدائی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات

(۱) مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب انچارج احمدیہ نصرت جہاں کلینک نمبر ۲ بو ابتے بو سیرالیون لکھتے ہیں :-

پاکستان میں بھی میرے مریض اکثر صحتیاب ہو جاتے تھے لیکن یہاں آکر تائید الٰہی کے بے شمار مواقع ظاہر ہوئے مثلاً ایک نہایت لاغر بے کس مریض جسے Strangulated Hernia لاحق ہو گیا تھا اور جس کا اپریشن بغیر توکل علی اللہ کے کرنا محال تھا۔ خاکسار نے نہایت جانفشانی سے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپریشن کیا۔ اگلے ہی روز یہ مریض خود اُٹھ کر بیٹھنے لگا۔ تیسرے دن چلنا شروع کیا۔ اور کل نویں دن اس کا زخم مندمل ہو جانے پر ٹانکے نکال دئے گئے۔ اب وہ نہایت مستعدی سے چل پھر سکتا ہے

۲ ۔ یہاں سے ملحقہ علاقہ کا ایک چیف جو کہ دل کے عارضہ سے قریب المرگ تھا اب تقریباً مکمل صحتیاب ہو چکا ہے وہ کہنے لگا کہ اگر میں (خاکسار) یہاں نہ ہوتا تو وہ مر جاتا۔ میں نے اسے بتایا کہ شفا تو اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور وہی دے گا ہم تو اس کے عاجز بندے ہیں۔

۳ ۔ پچھلے دنوں ایک چند ماہ کا بچہ دم واپسیں لیتا ہوا میرے پاس لایا گیا۔ بظاہر کچھ امید نہ تھی مگر اللہ کا نام لے کر اسے چند ایک ادویات دیں اور شام کو بچہ پھر دکھانے کو کہا۔ بچہ شام کو نہ لایا گیا۔ میں نے سمجھا کہ بچہ ختم ہو چکا ہوگا۔ مگر اگلی صبح بچے کا باپ اور اس کے بعد اس کی والدہ مع بچہ آ گئے۔ بچہ نہ صرف ہوش و حواس میں تھا بلکہ خاصا تندرست نظر آیا۔ اس کے بعد مزید دو ایک دن میرا علاج کے بعد بچہ تندرست ہو گیا۔

لوگوں کا یقین ہے کہ اگر جیتے جی مریض ہمارے کلینک میں پہنچ جائے تو ضرور صحتیاب ہو جاتا ہے۔ سخت سے سخت مریض کو ہمارا مہربان خدا دنوں میں شفایابی عطا کر دیتا ہے

(۲) ڈاکٹر اسلم جہانگیری صاحب انچارج احمدیہ نصرت جہاں کلینک مٹے جورو سیرالیون لکھتے ہیں :-

جس جگہ میں بطور انچارج کلینک کام کرتا ہوں وہاں اکثر ایک مریض میرے پاس آتا مگر ہمیشہ یہی کہتا کہ میں نے بہت علاج کئے ہیں مگر شفا نصیب نہیں ہوئی۔ اس لئے اب میں اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں

ایک مرتبہ میں نے اس کا معائنہ کر کے اسے تسلی دی اور کہا کہ اب انشاء اللہ خدا تعالیٰ تمہیں شفا دے گا۔ یہ الفاظ میں نے کچھ ایسے وثوق سے کہے کہ اس نے یقین کر لیا اور میری ہدایت کے مطابق جو دو ماہ پہلے مجھ کو آکر رہائش اختیار کر لی۔ میں نے خصوصی طور پر اس کے لئے دعا بھی شروع کر دی اور ساتھ ہی علاج بھی۔ میں حیران ہو گیا کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اس میں اتنی امپروومنٹ ہوئی کہ مجھے اس کے صحتیاب ہونے کا پورا یقین ہو گیا۔ علاج ایک ماہ تک جاری رہا جس کے بعد وہ بالکل صحتیاب ہو چکا تھا۔ جب وہ مجھ سے رخصت لینے آیا تو فرط مسرت سے میری آنکھیں بھیگ گئیں۔ اور اس کے چہرے پر اتنے شکر کے جذبات تھے جو مجھے اس سے قبل دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا یہ ساری برکات اس جذبہ خدمت کی ہیں جو ہم ساتھ لے کر وطن سے آتے ہیں۔ اب بھی وہ مریض جب میرے پاس محض شکریہ ادا کرنے آتا ہے تو اس کے جذبات کی کیفیت قابل دید ہوتی ہے۔ میں اسے کہا کرتا ہوں کہ جاؤ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو جس نے تمہیں شفا دی ہے۔ میں تو اس کا ایک عاجز بندہ ہوں۔

مرسلہ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۲ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر مقرر کی گئی ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ اور مبلغین سے درخواست ہے کہ احباب کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

دوسری قسط

ہندوستان اور مسلمان

ایک مذہبی اور ثقافتی جائزہ

از مکرم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب فاضل

قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں جب ہندوستان کی دھارمک پستکوں اور مذہبی کتابوں پر غور کیا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ ہزاروں مہاتما۔ رشی۔ منی اور اوتار روحانی گیان دینے کے لئے سرزمینِ ہند میں مبعوث ہوئے ہیں ان آنے والے رشیوں منیوں اور اوتاروں نے یہ تعلیم دی کہ اس دنیا کا بنانے والا ایک ہی خدا ہے جو ہمارا بھی رب اور خالق ہے۔ اس لئے ہمیں اسی ایک خدا کی پرستش کرنی چاہیے۔ وہ خود بھی ایک ہی خدا کے پرستار رہتے اور خدا تعالیٰ سے بذریعہ الہام ان کا تعلق قائم تھا۔ انہوں نے بھارت واسیوں کو پریم اور محبت سے رہنے کا طریقہ سکھایا۔ مساواتِ انسانی کی تعلیم دی

دنیا کی مذہبی کتابوں کے مطالعہ کے بعد یہ کلیہ اب تسلیم کر لیا گیا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی ابتدا الہامِ الٰہی سے ہوئی اور توحید ان سب کا بنیادی عقیدہ تھا۔ لیکن ابتدائی دَور گزر جانے کے بعد دیگر بانیانِ مذاہب کی تعلیم سے دوری اور جہالت کے باعث مذاہب کی اصل صورت مسخ ہو گئی اور ان میں مختلف عقاید و رسوم رواج پا گئے جو ان کے مقدس بانیوں کی تعلیم سے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتے تھے۔ ہندو دھرم بھی اس کلیہ سے مستثنیٰ نہیں رہا۔ اس کے رشیوں اور اوتاروں نے واقعی ایک خدا کی تعلیم دی تھی مشہور مؤرخ البیرونی جو ہندوستان میں بارہ سال تک رہا اور یہاں رہ کر سنسکرت زبان اور دیگر علوم پر عبور حاصل کیا لکھتا ہے :-

"خدا کے متعلق ہندوؤں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ واحد اور ازلی ہے۔ غیر فانی ہے۔ نہ اس کا کوئی آغاز ہے نہ انجام۔ وہ مختارِ کل اور قادرِ مطلق ہے وہ حکیم ہے زندہ ہے ... زندگی بخشنے ... حکم الحاکمین ہے وہ کسی ... نہیں۔ نہ اس کے کوئی مشابہ ہے ... وہ ... کسی واسطہ ... لائق ہے"

... رشیوں اور منیوں وغیرہ کے بعد ... نوالسیوں میں گوناگوں عقاید کا رواج ہو گیا۔ ویدوں ... کی ... مہا بھارت میں بڑے بڑے مہا عالم مارے گئے جو بچے انہوں نے یہ ... دیا کہ ہم ہی تمہارے معبود ہیں چنانچہ

اس وقت ہندو دھرم میں مختلف عقیدے پیدا ہوئے مثلاً اندر۔ ورن۔ وشنو کی پرستش۔ ان کو علیحدہ علیحدہ خدا اور دیوتا مانا گیا اور ان کی پرستش شروع کر دی (حالانکہ یہ علیحدہ خدا یا دیوتا نہ تھے۔ بلکہ یہ خدا کی صفات تھیں) چار ورنوں کا قیام ہوا۔ چار آشرم قائم ہوئے۔ یعنی برہمچریہ۔ گرہست۔ وان پرست اور سنیاس۔ آتما پرماتما کا نظریہ قائم ہوا۔ کرم کا عقیدہ نیز روح کے آواگون کا نظریہ قائم ہوا۔ گویا پراچین ویدک دھرم تو توحید کا قائل تھا لیکن آہستہ آہستہ خرابیاں بڑھتی گئیں اور فاسد عقاید رائج ہو گئے ان خرابیوں کے پیشِ نظر حالات کے تقاضے نے ہندوستان میں دو بیشتر ایسے مذاہب کو پیدا کیا مہا بیر اور مہاتما بدھ۔ انہوں نے مندرجہ بالا عقاید میں سے اکثر کو اور نسلی امتیاز کو ختم کر کے مساوات کی تعلیم دی۔ بدھ مت کو اشوک جیسا حکمران ملا۔ اشوک کنشک اور ہرش کی عظمت نے بدھ مت کو ملک بھر میں مقبول بنایا۔ بدھ اور مہابیر نے جہاں باطل عقاید کی تردید کی وہاں مذاہب کی بنیادی تعلیم توحید کی طرف بھی متوجہ کیا۔ اگرچہ موجودہ زمانہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ بدھ اور مہابیر خدا کے قائل نہ تھے لیکن اشوک کے زمانہ کے بعض کتبات سے اس کی تغلیط ہوتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ بدھ خدا کو مانتے تھے

راجہ ہرش کے زمانہ میں بدھ دھرم عروج پر تھا۔ اس وقت مشہور چینی سیاح ہیون سانگ ہندوستان آیا وہ یہاں پندرہ سال رہا۔ یہ خود بھی بدھ مت کا پیرو تھا۔ اس وقت ہندوستان میں اکثر لوگ بدھ مت کو قبول کر چکے تھے۔ اس کا بیان ہے کہ کابل۔ بدخشاں اور بلخ میں بھی اس وقت بدھ مت تھا۔ اور بدھوں کی حکومت تھی قندھار اور بلوچستان میں آتش پرستوں کا زور تھا۔ غالباً ایران کے قرب کی وجہ سے۔ کشمیر پنجاب۔ سندھ۔ گجرات۔ متھرا۔ تھانیسر۔ قنوج بنارس۔ پٹنہ۔ بنگال۔ آسام۔ اڑیسہ۔ مدراس اور ٹراونکور میں بدھ مت کا چرچا تھا۔ سوائے چند جنوبی علاقوں کے اس سیاح کو ہندوستان بھر میں بدھ مت کا اقتدار نظر آیا۔

لیکن راجہ ہرش کی وفات کے بعد ہندوستان کا نقشہ بدل گیا۔ بدھ مت اور جین مت پر زوال آ گیا اور بدھوں میں فرقہ بندی شروع ہو گئی

براہمن اقتدار پر آنے لگے۔ بدھ مت پر ایسا زوال آیا کہ وہ ہندوستان سے قریباً مٹ گیا اور بھارت واسیوں میں پرانے عقاید اور اوہام پھر عود کر آئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف فرقے قائم ہو گئے بارہویں صدی میں لکھی گئی ایک کتاب نزھۃ المشارق میں درج ہے کہ

"ہندوستان کی بڑی بڑی قوموں میں ۴۲ فرقے ہیں۔ بعض ایک خالق کائنات کے وجود کو مانتے ہیں لیکن پیغمبروں سے منکر ہیں۔ بعض دونوں ہی سے انکار کرتے ہیں۔ بعض پتھر اور بتوں کی شفاعت کے قائل ہیں بعض آگ کے پجاری۔ بعض آفتاب کی عبادت کرتے ہیں اور اس کو کائنات کا خالق تصور کرتے ہیں۔ بعض درختوں کے آگے جھکتے ہیں۔ بعض سانپوں کی پوجا کرتے ہیں"

(بحوالہ سی ڈی وید یا کی تاریخ جلد ۲ صفحہ ۱۹۷)

بدھوں نے اگرچہ مساوات کی تعلیم دی تھی لیکن ہرش کے مرنے کے بعد پھر نسلی امتیاز شروع ہو گیا۔ کئی طبقوں میں لوگ تقسیم ہو گئے۔ البیرونی نے ان چار ورنوں کا بھی ذکر کیا ہے جنہیں منو سمرتی نے بیان کیا ہے۔ یعنی براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر۔ اس کے بعد براہمنوں اور کھشتریوں کی صدہا تقسیمیں ہو گئیں۔ پھر شودروں اور اچھوتوں میں بھی بے شمار تقسیمیں ہو گئیں۔

ان حالات میں سے ہندوستان کے باشندے گزر رہے تھے کہ مسلمان اس مہان دیش میں داخل ہوئے۔ مسلمان قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ایک خدا کو ماننے والے تھے۔ نسلی امتیاز کے خلاف تھے۔ مساواتِ انسانی کے قائل تھے۔ مسلمان سیاحوں اور صوفیائے کرام نے قرآن مجید کی اس تعلیم کا پرچار کیا اور بتایا کہ اس جہان کا بنانے والا ایک حی و قیوم خدا ہے۔ ہم سب اسی کی مخلوق ہیں اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ اور اے ہندوستان کے باشندو! تمہارے شاستروں اور ویدوں کی بھی یہی تعلیم ہے جسے تم بھلا چکے ہو۔ مذہبی لحاظ سے ہندوستان کے لوگ چونکہ حد درجہ غیر اطمینانی صورت میں سے گزر رہے تھے اس لئے مسلمانوں کی اس تعلیم سے بہت متاثر ہوئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بعض لوگوں نے اسلام کی تعلیم کو قبول کر لیا۔ ایسے لوگوں میں کئی ایک راجہ مہاراجہ بھی تھے جن کے ... ہونے کا اثر ان کی رعایا پر بھی پڑا۔ اور رعایا نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ بطور مثال ایک واقعہ درج ہے۔

پہلی صدی ہجری کے شروع میں ایک مسلم سیاح شیخ شریف ابن مالک لنکا جاتے ہوئے کدنگلور میں جہاز سے اترا۔ کدنگلور کا شہر کوچین کے قریب مالابار کے جنوبی علاقہ میں ساحل بحر پر واقع ہے۔ اور سلطنت کا دارالخلافہ تھا۔ آجکل اسے کرنگانور کہتے ہیں یہ سیاح وہاں کے

راجہ سے ملا اور اسے اسلامی تعلیم پیش کی۔ اور وہ راجہ اسلام لے آیا۔ شریف ابن مالک پھر سراندیپ گئے اور قدم آدم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور وہاں سے واپسی پر کدنگلور کا مہاراجہ ان کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ امپیریل گزیٹر کے ایڈیٹروں کی تحقیقات کے بموجب مالابار کا یہ سب سے پہلا اسلام لانے والا راجہ ۱۵ اگست ۸۲۵ء (۲۱۰ھ ہجری) ساحل مالابار سے سفرِ مکہ و مدینہ کے لئے روانہ ہوا تھا (تاریخ ملیبار صفحہ ۲۴)

یہ تو صرف ایک مثال ہے ورنہ جنوبی ہند و شمالی ہند نیز مشرقی و مغربی ہند میں اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں۔

اسی طرح پورے ہندوستان میں سیاحوں تاجروں اور بالخصوص صوفیائے کرام کے ذریعہ اسلامی تعلیم کا پرچار ہوا۔ صوفیائے کرام میں سے چند کا مختصراً تذکرہ کیا جاتا ہے جنہوں نے ہندوستان میں روحانیت سے لوگوں کی تشنگی دور کی۔

۱۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
پیدائش ۱۰۰۹ء وفات ۱۰۷۲ء

آپ کا نام شیخ علی ہجویری تھا۔ ہجویری غزنی کا ایک حصہ ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے مزار پر اعتکاف کیا تھا اور ان کی شان میں یہ شعر کہا ؎

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

لاہور کا راجہ راجو جس کا نام شیخ ہندی رکھا گیا انہی کے ذریعہ مسلمان ہوا۔ آپ کا مزار لاہور میں مرجع خاص و عام ہے۔

۲۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۱۱۴۲ء میں اصفہان میں پیدا ہوئے۔ خراسان میں پرورش پائی ۱۱۹۲ء میں ایک رؤیا کی بناء پر ہندوستان پہنچے۔ پہلے لاہور اور پھر اجمیر کی سکونت اختیار کی۔ اور ۱۲۳۶ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ اجمیر کے راجہ کا گورو آپ کی تبلیغ سے خدائے واحد پر ایمان لے آیا۔ اور اس کے بعد جوق در جوق لوگ آپ کے پاس آ کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لائے۔ یہی وہ بزرگ ہے جو سلطان الہند کے نام سے مشہور ہے اور جس کی آرامگاہ اجمیر کے لاکھوں عقیدت مندوں کا مرجع بنی ہوئی ہے۔ اس سال بنگلہ دیش سے بیس ہزار آدمی عرس کے موقع پر اجمیر پہنچے۔

آپ نے اپنی عمر کے پورے چوالیس سال ہندوستان میں تبلیغ اسلام میں بسر کئے بلاشبہ ہندوستان میں توحید کی تعلیم کا ڈنکا حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بجایا

۳۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا رحمۃ ...

(باقی صفحہ ... پر ملاحظہ فرمائیں)

احمدی جماعتوں نے سخت ناموافق حالات کے باوجود مالی قربانی کا نہایت شاندار نمونہ پیش کیا

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا ساڑھے سینتیس لاکھ کا بجٹ نہ صرف پورا کیا بلکہ قریباً چوبیس ہزار روپیہ زائد ادا کر دیا

الٰہی جماعتیں ابتلاؤں اور امتحانوں کے وقت اپنے ایمان میں اور پختہ ہو جاتی ہیں

خطبہ جمعہ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ ہجرت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۲ مئی ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(التوبہ ۹۸-۹۹)

اور پھر فرمایا:۔

ہم نے ۳۰ ر اپریل کو پچھلے مالی سال کو ختم کیا ہے اور یکم مئی سے جماعتی چندوں کے لحاظ سے ہم نئے مالی سال میں داخل ہو گئے ہیں

یہ گزرنے والا سال ہنگامی نوعیت کا سال تھا۔ ملک میں سٹرائیکس ہو رہی تھیں ہنگامے ہو رہے تھے۔ کارخانے اپنے معمول کے مطابق چل نہیں رہے تھے جو تجارتیں تھیں وہ بھی کچھ غیر یقینی حالات میں سے گزر رہی تھیں۔ خریدار چیزوں کو خریدتے ہوئے گھبراتے تھے۔ اور جو تھوک فروش تھے وہ بیچتے ہوئے گھبراتے تھے کچھ

عجیب سے حالات

تھے جن میں سے ہمارا ملک گزر رہا تھا۔ اس کا تجارتوں پر بھی اثر پڑا۔ پھر جنگ سے متاثر ہونے والے لوگ تھے جنہیں اپنے گاؤں اپنے گھروں اور بہتوں کو اپنے سامان تک چھوڑنے پڑے جس کے نتیجہ میں بعض لوگوں کو جنگ سے متاثر ہونے والے اپنے بھائیوں رشتہ داروں اور اپنے دوستوں کو پناہ دینی پڑی اور ان پر خرچ بھی کرنا پڑا۔ ان ساری باتوں کو دیکھ کر اور ان حالات کی وجہ سے طبیعت فکرمند بھی ہوتی تھی اور دعا کی طرف بڑی راغب بھی ہوتی تھی

دراصل الٰہی سلسلے ٹھہرا نہیں جاتے اور نہ آگے بڑھ کر پیچھے ہٹنا ان کی فطرت میں ہے۔ وہ تو آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ ان کو

اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے

اور جب تک وہ اپنی قربانیوں میں اور اپنے ایثار میں اور اس بے لوث محبت میں جو انہیں اپنے رب اور اپنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوتی ہے ترقی کرتے چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جاتا ہے۔

بہرحال ملک میں ہنگامہ تھا ایک غیر یقینی حالت تھی۔ دکھ کے سامان تھے۔ بے چینی اور گھبراہٹ تھی۔ گاؤں کے گاؤں اپنی جگہ سے اکھڑ گئے۔ اس افراتفری کا تجارتوں پر اثر تھا۔ کارخانوں پر اثر تھا۔ پیشہ وروں کے پیشوں پر اثر تھا غرض اقتصادی زندگی درحقیقت درہم برہم ہو چکی تھی۔ ہمارے

احمدی دوست بھی

ساری قوم کے ساتھ ان تکلیفوں میں حصہ دار تھے جیسا کہ میں نے بتایا ہے بڑی فکرمندی تھی کہ کہیں ان حالات کے نتیجہ میں جماعت کی مالی قربانیوں میں کمی نہ پیدا ہو جائے کیونکہ اس کے دو بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ ایک تو جماعت کا جو کمزور حصہ ہوتا ہے (ابھی میں اس کمزوری کی بات نہیں کر رہا جو نفاق سے مشابہت رکھتی ہے) یا مجھے یوں کہنا چاہیئے کہ جماعت کا جو کم تربیت یافتہ حصہ ہوتا ہے۔ اس کے دماغ پر یہ اثر ہوتا ہے کہ شاید جماعت کا قدم ایک جگہ آ کر ٹھہر گیا ہے یا پیچھے کی طرف مڑ گیا ہے۔ شیطان ان کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ گو ان میں سے اکثر شیطان کے وسوسے سے اثر نہیں لیتے۔ لیکن بعض لے بھی سکتے ہیں

دوسرے ان حالات میں منافق اور کمزور ایمان والوں پر اس کا ایک تو یہ اثر پڑتا ہے کہ وہ اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔ دوسرے وہ سمجھتے ہیں کہ ان حالات میں موقع مل گیا ہے مالی قربانیوں میں کمزوری دکھانے کا۔ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ بڑا اچھا موقع ہے پیسے بچا لو۔ اگر کسی نے پوچھا تو کہہ دیں گے کہ تجارتوں پر بُرا اثر پڑا ہے۔ یا کہہ دیں گے کہ صنعت و حرفت پر بُرا اثر پڑا ہے یا کہہ دیں گے کہ پیشے پر بُرا اثر پڑا ہے۔ یا کہہ دیں گے کہ جنگ کی وجہ سے ہمیں اٹھنا پڑا یا ہمارے دوستوں کو اٹھنا پڑا ہے

سورۂ توبہ کے شروع میں

منافقوں کا ذکر ہے۔ پھر منافقوں کے متعلق بہت ساری باتوں کے ذکر کے بعد (جن کا بیان کرنا میرے اس مضمون کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا) اللہ تعالیٰ ان آیات میں جن کی میں نے تلاوت کی ہے فرماتا ہے کہ اعراب یعنی دیہاتوں میں رہنے والے لوگوں میں سے بھی بعض منافق ہوتے ہیں۔ اصل مضمون یہ نہیں کہ دیہات میں رہنے منافق ہوتے ہیں بلکہ اس سے مراد نفاق کی ایک علامت ہے جس کا یہاں ذکر ہو رہا ہے اور اس سے دونوں قسم کے منافق مراد ہیں یعنی دیہاتی بھی اور شہری بھی۔ دیہات میں بھی جہالت کی وجہ سے کمزور ایمان والے یا منافقت رکھنے والے پائے جاتے ہیں کچھ منافقت کی اجارہ داری شہریوں نے تو نہیں لی ہوئی۔ منافق تو ہر جگہ ہوتا ہے۔

غرض منافق اور کمزور ایمان والے آدمی کو تو بہانہ چاہیئے

قرآن کریم نے

ان کی اسی ذہنیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ فرماتا ہے يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ۔ ایسے لوگ گردشوں کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں ایک تو اس لئے کہ باتیں بنانے اور اعتراض کرنے کا موقع ملے اور دوسرے اس لئے بھی کہ ان کے دلوں میں جو مخالفت کا پہلو ہے اس کی تسلی کے سامان پیدا ہو جائیں اور زیادہ تر اس لئے بھی کہ ایسے حالات میں وہ سمجھتے ہیں کہ اگر پہلے وہ جماعتی نظام کے دباؤ کے نیچے مجبور ہو کر خدا کی راہ میں مالی قربانی دیتے تھے تو اب بچاؤ کی ایک صورت پیدا ہو گئی ہے چنانچہ وہ اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ اس قسم کے جو لوگ ہیں انہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ الٰہی سلسلوں پر گردشیں تو آتی ہی رہتی ہیں لیکن مومن کے اوپر جب گردش آئے تو یہ اس کو امتحان سمجھتا ہے اور فرسٹ ڈویژن یعنی اول آنے کی کوشش کرتا ہے اور جو منافق ہوتا ہے وہ اسی کو قربانی سے بچنے کا ایک حیلہ بنا لیتا ہے۔ مگر حقیقی معنوں میں روحانی طور پر وہ خود اس بری گردش میں جو اس کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نقصان پہنچانے والی ہوتی ہے مبتلا ہو جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا گردش تو آئے گی مگر ساتھ ہی تم بھی اس کی لپیٹ میں آ جاؤ گے مومن جب اس گردش کے گرد و غبار سے اپنا سر باہر نکالے گا تو

اس کا رب سے زیادہ حسین پائیگا

لیکن تم جب اس کے گرد و غبار سے سر نکالو گے تو شیطان تمہیں زیادہ قریب پائے گا۔ اس لئے بُری گردش تو درحقیقت تم پر آئے گی مومن پر ان گردشوں کا کوئی اثر نہیں پڑے گا

عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ میں آج تلاوت کر رہا تھا تو اس آیت کے ایک معنی میری سمجھ میں یہ آئے کہ یہ منافق سمجھتے نہیں۔ گردش انہی کے اوپر آ کر پڑتی ہے اس سے نقصان انہی کو ہوتا ہے۔ جو لوگ حقیقی مومن ہوتے ہیں ان کو تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آسمانی گردش کے بد اثرات منافق پر پڑتے ہیں اور یہ اس لئے پڑتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سمیع بھی

ہے اور علیم بھی ہے وہ ان کے زبانی دعووں کو بھی سنتا اور جانتا ہے اور ان کے دلی خیالات سے بھی واقف ہے۔ ان کے زبانی دعووں اور دلی خیالات میں جو تضاد پایا جاتا ہے وہی ان کی ہلاکت کا موجب بنتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے اس تضاد کو جانتا ہے اس واسطے عَلَیْہِمْ دَائِرَۃُ السَّوْءِ کی رو سے بُری گردش میں وہی مبتلا ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

الٰہی سلسلوں میں

اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ یعنی خدا اور اس کے رسول پر ان کا ایمان بڑا پختہ ہوتا ہے اور وہ آخرت کی زندگی کو سنوارنے کے لئے بڑی قربانیاں دیتے ہیں اور اس دنیوی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلتے ہیں اور خدا کی راہ میں جو مال خرچ کرتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی قربت اور رسولؐ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ۔ یعنی ان کا ایمان لانا اور خدا کی راہ میں اموال خرچ کرنا ان کے لئے ضرور

خدا تعالیٰ کی قربت

کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا

اس سے پہلے فرمایا تھا قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ۔ یعنی انہوں نے ذریعہ بنایا تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعاؤں اور آپؐ کے فیوض کو جذب کرنے کا۔ اور آپؐ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جو فیوض کا ایک دریا چلایا ہے ان فیوض سے حصہ لینے کا۔ اور اس کی رحمت میں شریک ہونے کا جو رحمۃ للعالمین کے ذریعہ دنیا کی طرف نازل ہوئی تھی۔ فرمایا کہ ہاں قربۃ لھم یعنی اسے انہوں نے قربت کا ذریعہ بنایا ہے۔ انہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کی قربت اور اس کی رضا کے حصول اور اس کے

مقرب ہونے کا ذریعہ

سمجھا ہے۔ یعنی جو لوگ ایمان پر پختگی سے قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں جو مال دیتا ہے وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے متعلق فرمایا اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ...نے کی رضا انہیں ضرور حاصل ہوگی۔ دوسرے ...نا وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعاؤں اور ان کی قبولیت کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے کے لئے وہ دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ پس گو ظاہری لحاظ سے اس میں یہ ذکر نہیں کہ وہ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی دعاؤں اور آپ کے فیوض سے بہرہ ور ہوں گے لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جو رحمۃ للعالمین کے فیوض سے حصہ پائے۔ پس چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض سے حصہ لئے بغیر کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ تو ساتھ ہی یہ اعلان بھی فرمایا کہ ان کی قربانیوں کی جو غرض تھی یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور

آپؐ کے روحانی فیوض کا ورثہ

ملے۔ یہ ان کو حاصل ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کے بغیر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ نہیں لے سکتے

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک تو یہ لوگ ہیں مگر ایک وہ بھی ہیں جو امتِ محمدیہ میں الٰہی سلسلہ کے لئے گردشوں کے انتظار میں رہتے ہیں۔ گردشیں آتی ہیں مگر امتحان کے لئے۔ یہ مومن کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں لیکن ایک منافق اور کمزور ایمان والے آدمی کو ضرور نقصان پہنچاتی ہیں۔ وہ گردش جس کا الٰہی سلسلہ کے لئے وہ انتظار کرتے تھے عَلَیْہِمْ دَائِرَۃُ السَّوْءِ کی شکل میں ظاہر ہو کر ان کو نقصان پہنچا دیتی ہے وہ ان کے لئے ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے

الٰہی سلسلوں میں اکثر لوگ تو مومن ہوتے ہیں وہ اپنے دلوں میں اخلاص رکھتے ہیں وہ

اپنے سینوں میں ایثار کا جذبہ

لئے رکھتے ہیں۔ وہ صاحبِ فراست ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت رکھتے ہیں اور اس کی رضا پر اپنی ہر چیز کو قربان کر دیتے ہیں۔ اس لئے وہ تنگی اور ترشی میں بھی اپنے وعدوں کو پورا کرتے اور اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قرب کو حاصل کرتے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور آپؐ کے فیوض کے وارث بنتے ہیں

پس الٰہی سلسلوں میں یہ بات ہمیں نظر آتی ہے اور ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ جماعت احمدیہ بھی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ ایک الٰہی سلسلہ

ہے جو اس لئے قائم ہوا ہے کہ اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی پیشگوئی پوری ہو۔ غرض احمدیت کی شکل میں ایک مہم جاری کی گئی ہے جس کے ذریعہ اسلام غالب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ساری دنیا میں قائم ہوگی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ جو

دلوں میں ایک نور اور سرور

پیدا کرنے والا بنے گا۔ انشاء اللہ العزیز

میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں بتایا تھا کہ اس قسم کی منافقانہ باتیں درحقیقت الٰہی سلسلوں کی راہوں میں رکاوٹ نہیں بنا کرتیں لیکن ایسے لوگ ہر الٰہی سلسلے میں پائے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی تھے۔ اور بعد میں بھی اسلام میں ہر زمانہ میں رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ چنانچہ کئی کمزور اور منافق طبع لوگوں نے جب دیکھا کہ یہ سال گردشوں کا سال ہے تو انہوں نے سمجھا کہ شاید اس کے نتیجہ میں مجبور ہو کر، دنیوی حوادث اور مصیبتوں کے نیچے آ کر جماعت احمدیہ مالی لحاظ سے یا بعض دوسرے لحاظ سے اپنی ذمہ داریوں کو اپنی اس کیفیت اور کمیت میں اس طرح ادا نہ کر سکے گی جس طرح وہ پچھلے سالوں میں ادا کرتی رہی ہے چنانچہ اس قسم کی باتوں میں سے ایک بات مجھ تک یہ بھی پہنچی کہ بعض منافق کہتے ہیں کہ اس خلیفہ کی نالائقیوں کی وجہ سے جماعت میں بددلی پیدا ہو گئی ہے۔ ان میں بشاشت نہیں رہی بلکہ کمزوری آ گئی ہے۔

انہوں نے سمجھا

کہ ایسی باتیں کر دو۔ کیونکہ ملکی صنعت و حرفت پر اثر پڑا۔ تجارتوں پر اثر پڑا۔ لوگوں کو گاؤں کے گاؤں چھوڑنے پڑے وہ بے گھر ہو کر دوسروں کے اوپر بوجھ بن گئے۔ غرض ان کے دماغ میں تھا کہ اس سے کچھ نہ کچھ تو جماعتی چندوں پر بھی اثر پڑے گا اس لئے ایسی باتیں کر دیتے ہیں پھر کہیں گے ہم نے کہا نہیں تھا اب دیکھ لو اثر پڑ گیا ہے۔

جہاں تک میری لیاقت یا نالائقیوں کا سوال ہے اس عاجز بندے نے کبھی لیاقت کا دعوے ہی نہیں کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت اور اس کی

فعلی شہادت

نے ہر موقع پر یہ ثابت کیا ہے کہ ؎

میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

لیاقت کا دعوے کرنے کا تو مطلب ہی کوئی نہیں۔ کوئی آدمی جو روحانی طور پر عقلمند اور صاحبِ فراست ہے وہ اپنی لیاقت کا دعوے نہیں کیا کرتا۔ وہ تو اپنی عاجزی کا اظہار کیا کرتا ہے۔ وہ تو اپنی نیستی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے عشق میں فنا سمجھتا ہے۔ اسے نہ تو اپنی اور نہ کسی اور چیز کی ہوش ہوتی ہے اس نے اپنی لیاقتوں یا علمیت کا دعوے کیا کرنا ہے۔ لیکن

وہ خدا جو قادر و توانا ہے

وہ ناچیز ذروں کو اپنے ہاتھ میں پکڑتا اور ان کے ذریعہ دنیا کو اپنی قدرتوں کے جلوے دکھاتا ہے!

میں نے بتایا ہے کہ گزشتہ سال بڑا سخت سال تھا۔ میں نے یہ بھی بتایا ہے کہ میرے لئے فکر بھی پیدا ہوئی اور یہ امر میرے لئے دعائیں کرنے کا ایک سبب اور وسیلہ بن گیا اور ذکرٰی کے حکم کے ماتحت میں نے دوستوں کو اس طرف توجہ بھی دلائی تھی۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ اس قسم کی تکلیفیں اور ہنگامے الٰہی سلسلے کی راہوں میں روک نہیں پیدا کیا کرتے۔

چنانچہ جب مالی سال ختم ہوا تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے

جماعتِ احمدیہ کی مالی قربانی

اس شکل میں ہمارے سامنے آئی کہ پچھلے سال مجلس شوریٰ کے مشورہ سے صدر انجمن احمدیہ کا جو بجٹ منظور ہوا تھا اس میں اس وقت کے حالات کے مطابق ملک کے شرقی حصے کی آمد اور خرچ بھی شامل تھا۔ لیکن بعد میں حالات بدل گئے تاہم وہاں خدا کے فضل سے جماعت زندہ اور قائم ہے۔ وہ اپنے کاموں میں مصروف ہے۔ وہ غلبۂ اسلام کے لئے کوششیں کر رہی ہے۔ لیکن وہ اپنے چندے وہیں وصول کرتے اور خرچ کرتے ہیں۔ حالات ہی ایسے ہو گئے ہیں کہ ان کے چندے ہمارے حساب میں نہیں آ سکتے۔ اس واسطے شوریٰ ۱۹۷۱ء کے

پاس کردہ بجٹ

میں سے اُدھر کا جو حصہ تھا وہ اب ہمیں نکالنا پڑا۔ کیونکہ یہ اب یہاں کے بجٹ کا حصہ نہیں بن سکتا۔ ویسے یہ حصہ وہاں وصول ہو رہا ہے اور خرچ بھی ہو رہا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہاں بھی زیادہ آمد ہوئی ہوگی

غرض وہاں کے حصہ کی میزان ۷۰،۴۰،۱۵۱ روپے بنتی تھی۔ اس کے متعلق میں نے متعلقہ کو کہا کہ گو یہ آمد تو وہاں ہو رہی ہے لیکن اس کے اعداد و شمار کا ہمیں پتہ نہیں اس لئے اسے اپنے سالانہ بجٹ میں کیسے شامل کر دو گے۔ اس لئے بجٹ سے خارج کر دو۔

اسی طرح کچھ زمین کی آمد ہے جس کا جماعت کے اخلاص پر تو اثر نہیں پڑتا۔ یعنی اگر خدا نہ کرے! خدا نہ کرے!! کبھی جماعت اپنی

مالی قربانی میں مثلاً پچاس ہزار روپیہ پیچھے رہ جائے۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے

زمین کی آمد ساٹھ ہزار روپے زیادہ ہو جائے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا کہ جماعت نے مالی قربانی میں قدم آگے بڑھایا ہے بلکہ فکر کی بات پیدا ہو جائے گی۔ اس واسطے میں نے کہا کہ زمین کا حصہ بھی علیحدہ کر دو۔ کیونکہ اس کو منہا کئے بغیر تو ہم صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے چنانچہ جب ہم نے بجٹ کا جو ماحصل خالص ہے اس سے آمد زمین بقدر اس میں سے آمد زمین ۵۵۰۰۰ روپیہ اور شرقی حصے سے متعلقہ ۴۱،۴۰۷ روپے کی رقوم کو علیحدہ کیا اور علیحدہ کیا جانا چاہیئے تھا تو بقیہ جو بجٹ رہ گیا وہ ۱۷۱،۴۳۷ روپے کا تھا چنانچہ ان تمام مہنگائیوں کے بعد اور تمام تکالیف کے بعد اور تمام پریشانیوں کے بعد اور گاؤں چھوڑنے کے بعد اور مہمانوں۔ بھائیوں۔ دوستوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرا کر زیادہ بار اٹھانے کے بعد جو آمد ہوئی وہ ۲۷۵۰۲۸ روپے ہے یعنی جو مجوزہ بجٹ تھا اس سے ۳۴۸۵۷ روپے زیادہ ہے۔ الحمد للہ

بس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ

ہمارے چندوں میں کمی نہیں آئی

حالانکہ منافق یہ سمجھتا تھا کہ کمی آجائے گی منافق اپنے اخلاص (آخر کچھ نہ کچھ تو اخلاص اس کے اندر ہوتا ہے۔ اخلاص سے بالکل عاری تو ہم اسے نہیں کہہ سکتے ورنہ تو وہ ارتداد اختیار کر کے جماعت سے نکل جائے۔ اس کا کوئی پہلو تو ایسا ہوتا ہے جو ہمیں یہ امید دلاتا ہے کہ شاید ہماری تربیت سے اس کا نفاق دور ہو جائے۔ بہر حال وہ اپنے اخلاص) کی کم مائیگی کو دوسروں کے اخلاص کو ماپنے کی کسوٹی بناتا ہے۔ چنانچہ اب بھی اس نے سوچا چلو پیشگوئی کر دو کہ جماعت احمدیہ بہت بددل اور پریشان ہو گئی ہے اور اپنے اس خلیفہ کی نالائقیوں کی وجہ سے پشت کھو بیٹھی ہے۔ انہوں نے چندوں کا بھی ذکر کیا۔ مجھے بھی رپورٹیں پہنچیں کہ دیکھ لینا اب ان کو پیسے نہیں ملیں گے

مگر اے منافقو! تم نے یہ بات کرتے وقت اندازہ لگایا تھا دنیا کے حالات کا۔ لیکن مومنوں کی اس جماعت نے اپنے

عمل کی بنیاد اپنے ایمان پر

رکھی ہوئی ہے اس لئے مومنوں نے کہا یہ تکالیف یہ ابتلاء اور ضعف آتو آتے ہی رہتے ہیں۔ ایسے موقع پر مومن کی گردن کٹ تو سکتی ہے لیکن وہ ایک جگہ پر کھڑا نہیں رہا کرتا اور نہ پیچھے ہٹتا ہے۔

دراصل منافق ایک مخلص مومن کو سمجھ ہی نہیں سکتا اس لئے اس کی اپنی ذہنیت، اس کا اپنا دل اور اس کی اپنی روح بنیادی طور پر ایک مومن کی ذہنیت اور اس کے اخلاص اور اس کی روح سے مختلف ہوتی ہے

پس اے منافقو! تم نے سمجھا تھا کہ چندوں میں کمی آجائے گی۔ مگر

مومنوں کی اس جماعت

نے کہا چندوں میں کمی نہیں آئے گی بلکہ جو وعدے کئے گئے تھے ان سے زیادہ پیش کئے جائیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ جماعت کو

میرے درختِ وجود کی شاخو!

کہہ کر جماعت سے بڑے ہی پیار کا اظہار فرمایا ہے۔ میں بھی آج خدا کی حمد سے معمور ہوں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے کو اپنی دعا کے فقرہ میں شامل کر کے یوں دعائیہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ

اے مسیح محمدی اور مہدی معہود علیہ السلام کے درختِ وجود کی وہ شاخو جو ثمراتِ حسنہ سے لدی اور جھکی ہوئی ہو میرے ربِّ کریم کا تم پر سلام ہو۔

تقریبِ رخصتانہ

گرنول۔ (۲۲ وفا/جولائی)

عزیز ناصر احمد صاحب کی تقریبِ رخصتانہ مع عزیزہ نورجہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی عبدالواسع صاحب اور عزیز بشیرالدین صاحب کی مع عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد سلیمان صاحب مرحوم برمکان مکرم محمد عظمت اللہ صاحب عمل میں آئی۔

تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے حقوقِ زوجین۔ فلسفۂ دعا وغیرہ پر مختصر رنگ میں روشنی ڈالی۔ ان کے نکاحوں کے اعلانات گزشتہ سال حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے دورہ کے وقت حیدرآباد میں فرمائے تھے۔

جانبین نے اس موقع پر اعانتِ بدر کی مد میں دس روپے اور شکرانہ فنڈ میں بھی دس روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے

خاکسار عبدالحق فضل
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حیدرآباد

آنریبل جسٹس مادن ہائیکورٹ بمبئی اور شری راؤ جی گنا ترا میئر آف بمبئی

کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کا تحفہ

سکھوں کے گوردوارہ آدر میں سکھ مسلم اتحاد پر احمدی مبلغ کی تقریر

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

بمبئی میں جماعت احمدیہ کے تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ بمبئی ہر ہفتہ بروز کے بعد "الحق" میں اپنا تربیتی اجلاس منعقد کرتی ہے۔ جس میں کبھی قرآن مجید کا درس ہوتا ہے اور کبھی تربیتی تقاریر کا سلسلہ۔ ان اجلاسات میں احباب جماعت التزام سے شریک ہوتے ہیں۔

سیرت پیشوایانِ مذاہب کا جلسہ

۱۵ جولائی کے ایک تربیتی اجلاس میں باہمی مشورہ سے فیصلہ ہوا کہ جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ "سیرت پیشوایانِ مذاہب" کے بارہ میں منعقد کیا جائے۔ جس میں غیر مسلم احباب کو بھی اپنے اپنے پیشوایان کے بارہ میں تقریر کرنے کا موقع دیا جائے چنانچہ ۱۶؍ ستمبر ۱۹۷۲ء کو انشاء اللہ یہ جلسہ بیلیز جناح ہال "نزد کانگرس ہاؤس شام ۵ بجے منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کی صدارت شری راؤ جی گناترا میئر آف بمبئی فرمائیں گے

میئر آف بمبئی کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

خاکسار نے شری راؤ جی گناترا میئر آف بمبئی کی خدمت میں لکھا تھا کہ میں ان کی خدمت میں جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کرنا چاہتا ہوں چنانچہ انہوں نے ۹؍ اگست کو مجھے ملاقات کا موقع دیا۔ وہ بہت ہی محبت و اکرام سے پیش آئے۔ میں نے میئر صاحب کو جماعت احمدیہ کے عقائد اور محبت بھرے اصولوں سے واقف کروایا اور اس کے بعد اسلامی کتب کا تحفہ پیش کیا۔ جس کو انہوں نے نہایت ادب و احترام کے ساتھ قبول کرتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا

اسی ملاقات کے دوران میں نے ان سے درخواست کی کہ وہ ہمارے "جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب جو ۱۶؍ ستمبر کو منعقد ہو رہا ہے" کی صدارت فرمائیں۔ انہوں نے میری اس درخواست کو خندہ پیشانی سے قبول کر لیا۔

آنریبل جسٹس مادن ہائیکورٹ بمبئی

مجھے بعض احباب سے معلوم ہوا تھا کہ آنریبل جسٹس مادن ہائیکورٹ بمبئی نے جو آجکل بھونڈی فسادات کی تحقیقات بطور کمیشن کر رہے ہیں یہ خواہش کی ہے کہ انہیں انگریزی قرآن مجید کی ضرورت ہے۔ میں نے نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں آنریبل جسٹس کی یہ خواہش پہنچا کر انہیں انگریزی ترجمہ قرآن کریم کا تحفہ بھجوانے کے لئے تحریر کیا۔ چنانچہ نظارت نے فوراً ہی نسخہ مجھے بھجوا دیا چنانچہ میں نے آنریبل جسٹس مادن سے اس تحفہ کو پیش کرنے کے لئے وقت مانگا۔ تو انہوں نے ۱۲؍ اگست کو شام ۵ بجے اپنے چیمبر میں ملاقات کا موقع دیا۔ میں نے ان کی خدمت میں "قرآن مجید" "ہولی پرافٹ محمد" "احمدیت دی ٹرو اسلام" اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ پیش کیا جس کو انہوں نے ادب و احترام سے قبول فرماتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور دوبارہ فرمایا کہ میں انہیں پڑھوں گا۔ یہ کتب میری لائبریری کا قیمتی سرمایہ ہیں اس کے بعد قریباً پندرہ منٹ تک اسلام کی تعلیمات اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارہ میں بات چیت ہوتی رہی

گوردوارہ سنگھ سبھا دادر میں تقریر

سیرت پیشوایانِ مذاہب کے جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں مجھے جناب سردار اوتار سنگھ صاحب وائس چیئرمین گورو سنگھ سبھا بمبئی سے ملاقات کا موقع ملا۔ انہوں نے ہر ممکن تعاون کا وعدہ دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے گوردوارہ میں ۱۳؍ اگست ۱۹۷۲ء کو تقریر کرنے کی دعوت دی۔ یہ تقریر سکھ مسلم اتحاد پر قریباً ½ گھنٹہ ہوئی جو بفضلہ پسند کی گئی۔ اس موقع پر گورو سنگھ سبھا لائبریری کے لئے اور متعدد سکھ معززین کے لئے احمدیہ لٹریچر پیش کیا گیا۔

سکھ بھائیوں کی طرف سے اب بمبئی میں ۸؍ ستمبر کو ایک بڑا دیوان ہونے والا ہے۔ اس میں بھی خاکسار کو تقریر کی دعوت دی گئی ہے

بعض دیگر معززین کو لٹریچر کی پیشکش

جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب کے سلسلہ میں مجھے پرنسپل صاحب بھارتیہ ودیا بھون اور شری ہری لال ڈریس والا سوشل ورکر سے ملاقات کا موقع ملا۔ ان احباب کی خدمت میں اسلام اور احمدیت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ انہوں نے بھی ہمارے جلسہ میں معززین مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ [illegible] ہمارے جلسہ کو

ہندوستان اور مسلمان

(بقیہ صفحہ ۲)

۱۱۸۲ء میں ملتان میں پیدا ہوئے عراق اور شام میں تعلیم حاصل کی۔ شیخ شہاب الدین کی خدمت میں بغداد گئے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

۴۔ حضرت سید محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ وفات ۱۵۱۷ء

سلسلۂ قادریہ کے پہلے بزرگ ہیں جو حلب میں پیدا ہوئے تھے۔

۵۔ حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ عراق کے قصبہ اوش میں پیدا ہوئے۔ حصول علم کے بعد بغداد میں حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اور وہیں خرقہ خلافت ملا۔ انتقال ۱۲۳۶ء میں ہوا۔ آپ کا مزار مہرولی دہلی میں ہے

۶۔ حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ جانشین حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی پیدائش ملتان کے قریب ہوئی۔ آپ کے بڑے خلیفہ حضرت قطب جمال الدین ہانسوی تھے

۷۔ حضرت علاؤ الدین صاحب صابر کلیر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا فرید صاحب کے بھانجے تھے پیدائش ۱۱۹۶ء وفات ۱۲۹۱ء۔ آپ سلسلہ صابریہ کے بانی تھے۔ آپ کا مزار کلیر شریف (رڑکی ضلع سہارنپور) میں ہے۔

۸۔ حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ آپ حضرت بابا فرید کے خلیفۂ اعظم تھے اصلی نام سید محمد تھا۔ آپ کی ولادت بدایوں میں ہوئی۔ بابا فرید صاحب نے دہلی کی نیابت آپ کو دی تھی۔

۹۔ حضرت شاہ بوعلی قلندر پانی پت رحمۃ اللہ علیہ۔ انتقال ۱۳۲۴ء

۱۰۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت نظام الدین اولیاء کے خلیفہ تھے

۱۱۔ حضرت سید گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کے خلیفہ تھے اور دکن میں مدفون ہیں

۱۲۔ حضرت امیر کبیر ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱۴ء میں ہمدان میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے کشمیر میں اسلام پھیلایا ۱۳۷۹ء میں کشمیر میں داخل ہوئے۔ اس وقت ۷۰۰ سادات بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ کشمیر میں توحید کا پرچار اور اسلام کا پھیلنا آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

صوفیائے کرام کی توحید اور مساوات کے نتیجہ میں ہندوستان میں بہت سے ایسے لوگ ہوئے جنہوں نے ہندوؤں کو توجہ دلائی کہ ان کے دھرم شاستروں میں بھی توحید اور مساوات کی تعلیم ہے۔ اس لئے انہوں نے اعلان کیا کہ خدا ایک ہی ہے اور اسی ایک خدا کی پرستش کرنی چاہیئے۔ چنانچہ

۱۔ شنکر اچاری برہمن مالابار میں پیدا ہوئے جنہوں نے کہا خدا ایک ہے

۲۔ رامانج مدراس میں پیدا ہوئے یہ بھگتی کی تحریک کے بانی تھے۔ رامانج نے کہا کہ برہما اور ایشور ایک ہی ہیں۔ وہ روح اعظم ہے۔ اس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں۔ وہ خدا فعال لما یرید ہے (جو چاہتا ہے کرتا ہے) قادر مطلق ہے اور روح خدا کو صرف بھگتی کے ذریعہ حاصل کر سکتی ہے۔

۳۔ علاقہ کنٹری کے لنگایت کے گروہ نے اسلامی تعلیم سے متاثر ہو کر یہ تعلیم دی کہ خدا ایک ہے۔ وہی تمام مادے اور ارواح کا خالق ہے۔ لنگایت میں اب بھی پیری مریدی ہوتی ہے۔ ذات پات کا کوئی فرق نہیں۔ طلاق کی اجازت ہے۔ بچپن کی شادی منع ہے۔ بیوہ کا احترام کیا جاتا ہے اور انہیں نکاح ثانی کا حق حاصل ہے۔ یہ لوگ اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو ویرشیوا یعنی شیوا کے بہادر کہتے ہیں

۴۔ رامانند۔ رامانج کا پانچواں جانشین ہے۔ اس نے ذات پات کا مسئلہ بالکل ختم کیا اس کے بارہ شاگرد مشہور ہیں۔ ان بارہ میں سے ایک نائی ایک چمار اور ایک جولاہا تھا۔ بھگت کبیرداس اس کے چیلوں میں سب سے زیادہ ممتاز ہے

۵۔ بھگت کبیرداس۔ بھگت کبیرداس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ کسی بیوہ کا لڑکا تھا جو اسے بنارس کے ایک تالاب کے کنارے چھوڑ گئی تھی۔ نیرو جولاہے اور اس کی بیوی نے اسے متبنّے بنا لیا تھا۔ بڑے ہو کر کبیرداس ہندو سادھوؤں سے ملاقات کی۔ اس کی تسلی نہ ہوئی۔ آخر وہ رامانند کا چیلا بن گیا۔ اس کے بعد وہ زیادہ عرصہ رامانند کے پاس نہیں رہا۔ بلکہ سفر میں رہا۔ اور مسلم صوفیاء سے ملا وہ پڑھا لکھا نہیں تھا اس کا تمام تر علم صوفی بزرگوں کے ملفوظات پر مبنی تھا۔ بنارس میں جب اس نے اپنے خیالات کا پرچار کیا تو ہندو مسلمان دونوں نے خلاف قرار دے کر ہدف ملامت بنایا لیکن بادشاہ سکندر لودھی نے اس کا خلوص دیکھ کر اس کی امداد و حفاظت کی۔ آہستہ آہستہ اس کی تبولیت ہوئی اور شمالی ہند میں وہ بڑا معلم و مصلح تسلیم کیا گیا۔ وہ کہتا تھا کہ مذہب بھگتی [illegible] وہ ہے جو والہانہ ہو۔ جسے عشق کہتے ہیں۔ گویا کبیر ایک خدا کا ماننے والا تھا۔ بت پرستی سے دور تھا۔ ہندو مذہب کے اس وقت کے عقاید کی اس نے مخالفت کی۔ اس کی پیدائش ۱۴۲۵ء میں ہوئی

۶۔ جناب راجہ رام موہن رائے بنگالی بنگال میں راجہ رام موہن رائے نے بت پرستی ذات پات۔ ستی اور اسی قسم کی دیگر رسومات کے خلاف آواز بلند کی۔ اور سماجی اصلاح پر زور دیا۔ راجہ صاحب نے پٹنہ میں عربی کی تعلیم حاصل کی تھی۔ اور بنارس میں سنسکرت کی تعلیم حاصل کی توحید الٰہی کا اثر قرآن مجید سے لیا اور سماجی اصلاح کی دھن قومی درد کا نتیجہ تھی۔ راجہ صاحب کی ایک سوانح عمری بنگالی زبان میں نگیندر ناتھ چیٹرجی پرچارک سادھارن برہمو سماج نے لکھی ہے۔ اس میں لکھا ہے:-

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان میں قرآن پڑھنے کے لئے مسلمان مولوی کے تعلق میں آنے سے ان کے دل میں ایک ایشور کی پوجا کا بھاؤ پیدا ہوا۔ صوفیوں کی کتابیں وہ شوق سے پڑھا کرتے تھے اور یہ شوق ان میں ساری عمر موجود رہا بڑی عمر میں وہ دیوان حافظ، مولانا روم اور شمس تبریز وغیرہ صوفی شاعروں کے اشعار کو بہت جوش کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔"

پنڈت شونا تھ شاستری ایم اے پرچارک سادھارن سماج نے لکھا ہے کہ:-

"یہاں (پٹنہ میں) جبکہ وہ عربی قرآن پڑھا کرتے تھے تب انہیں ہندو مورتی پوجا کی غلطیاں نظر آئیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ صوفی فرقہ کے مسلمانوں پر شیدا تھے کہ جن کے خیالات ہندوؤں کے ویدانت فلاسفروں کے مانند تھے۔ اس وقت سے کر ساری عمر تک رام موہن رائے اپنے اندر سے کبھی بھی اسلامی اثرات کو دور نہ کر سکے۔ پرائیویٹ زندگی میں بھی مدت تک ان کی عادتیں اور ان کے میلانات مثل مسلمان تھے اور وہ اپنی نج کی بات چیت میں ہمیشہ اپنے دل پسند صوفیوں کے حوالے دیا کرتے تھے۔"

(راجہ رام موہن رائے کا مختصر جیون شائع کردہ شریمان دیو ورتی)

۷۔ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ بستی "رائے بھوئے کی تلونڈی" میں جو اب ننکانہ صاحب کے نام سے مشہور ہے ضلع شیخوپورہ پنجاب میں ۱۴۶۹ء میں حضرت گورو نانک دیو جی پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم میر سید حسین صاحب سے حاصل کی جو اس وقت ننکانہ علاقہ میں ولی کرامتی اور صلح کل پیر مشہور تھے اور ان کی رہائش بابا نانک جی کے گھر کے پاس تھی۔ انہوں نے سارا دینی و دنیاوی علم بابا صاحب کو پڑھایا اور راہ حق کے بہت سے بھیدان کو بتائے۔

(تواریخ گورو خالصہ)

باباجی کو مسلمان صوفیاء سے بہت محبت اور عقیدت تھی۔ آپ اولیاء کرام کے مزاروں کی زیارت کے لئے بغداد۔ ملتان۔ پاک پٹن اور اجمیر شریف وغیرہ تشریف لے گئے اور وہاں چلہ کشی کی اور وظیفے کئے جنم ساکھی میں لکھا ہے کہ آپ نے حضرت شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک لمبا سفر کیا۔ اور آخر میں جب حضرت شیخ صاحب سے جدا ہونے لگے تو بابا صاحب نے نہایت محبت بھرے انداز میں فرمایا

آؤ بھنو انگ ملو سنگ سہیلڑیاں

یعنی آؤ ہم بغل گیر ہو کر ملیں۔ ہماری محبت تو بہت پرانی ہے

آپ نے دور دراز ملکوں کی سیر ایسے زمانہ میں کی جبکہ سفر کے ذرائع نہایت ہی محدود تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے زمانہ میں سفر کرنا آپ کی اولوالعزمی کا ثبوت ہے ان سفروں میں آپ مکہ مکرمہ بھی تشریف لے گئے اور بیت اللہ شریف کا حج کیا۔ اور پھر مدینہ منورہ جا کر آنحضرت صلعم کے روضہ کی زیارت بھی کی۔ آپ کے ماننے والے سکھ کہلاتے ہیں۔ بابا نانک کے کلام کا اکثر حصہ سکھ صاحبان کی مذہبی کتاب شری گرنتھ صاحب میں درج ہے۔ آپ کے کلام کا خلاصہ توحید باری تعالےٰ ہے۔ آپ کے کلام کو پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ خدا کی وحدانیت کے عاشق تھے۔ نہایت ہی میٹھے انداز میں اس مسئلے کو بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:-

"صاحب میرا ایکو ہے ایکو ہے بھائی ایکو ہے"

نیز فرماتے ہیں

"اس بانجوں کو ہیں کس آگے کریئے پکار"

یعنی خدا کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں۔ پھر دوسری کس ہستی کے آگے تو واویلا کرتا ہے

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"ایکو کرنا اور نہ کوئی ایکو سیو اور نہ کوئی"

یعنی خالق کل ایک ہی ہے صرف اسی کی عبادت کرو۔ پھر فرماتے ہیں:-

دوجا کاہے سمرئے جمے تے مر جائے

ایکو سمرو نانکا جل تھل رہیا سمائے

یعنی کسی دوسری ہستی کی عبادت کیوں کی جائے جو پیدا ہوتی ہے اور مر جاتی ہے۔ اس لئے اے نانک! ایک ہی وجود کو یاد کرو جو خشکی اور تری میں موجود ہے

(باقی صفحہ ۱ پر ملاحظہ ہو)

قسط ۲

اسلامی احدی توحید کا اثبات

پادری عبدالحق صاحب کی کتاب "اثبات التثلیث" کے خیالی منطقی اعتراضات کا ابطال

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

ہمارے جوابات

(۱) الزامی جواب ۔ الف

بقول پادری عبدالحق صاحب خدا یعنی باپ واحد ہے ۔ بیٹا بھی واحد ہے جسے وہ اکلوتا بیٹا قرار دیتے ہیں ۔ نیز ان کے نزدیک روح القدس بھی ایک ہی ہے اور یہ تینوں ان کے نزدیک ازلی و قدیم ہیں اور تینوں خدا کے تین محل صفات اور مظاہر خدا ہیں ۔ یہ تینوں مثالیں توحید کی ان کے گھر سے پیش ہیں اور ان کے ایک خدا سے متعلق ہیں ۔ چوتھی مثال یہ ہے کہ باپ ، بیٹے اور روح القدس تینوں کی ماہیت و حقیقت جو کہ ازلی بھی ہے ایک ہی ہے ۔

پانچویں مثال ۔ پادری برکت اللہ صاحب ایم اے بھی انجیل کا حوالہ دیئے بغیر اپنے کتابچہ "مسیح کی شان" صفحہ ۱ میں قرآن کریم کی سورۂ اخلاص والی کامل توحید اسلامی کا اعتراف کرتے ہوئے اور اسے انجیل کی بھی تعلیم بتاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"قرآن کی طرح انجیل بھی کہتی ہے
اللہ ایک ہے جو واجب الوجود ہے
نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ
خود کسی سے جنا گیا ہے ۔ اس کے
جوڑ کا کوئی نہیں"

انہوں نے سورۂ اخلاص والی منفی و مثبت پہلوؤں پر مشتمل مدلل توحید کے لئے انجیل سے کوئی حوالہ پیش نہیں کیا اور نہ وہ کر سکتے ہیں ۔ مگر بہر حال یہ اعتراف کر لیا ہے کہ انجیل میں بھی توحید ہی کا ذکر ہے ۔ غالباً ان کا اشارہ مرقس ۱۲/۱۹ کی طرف ہے جس میں لکھا ہے کہ ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے ۔ لہٰذا اب ہمارا سوال پادری عبدالحق صاحب اور پادری برکت اللہ صاحب ایم اے سے یہ ہے کہ وہ بتائیں کہ جو منطقی اعتراضات ان کی طرف سے اسلامی توحید یعنی خدا کے ایک ہونے کے بارہ میں کئے جاتے ہیں ان کی اس اعتراف شدہ توحید پر کیوں نہیں پڑتے ؟ جس کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ ان کی توحید سورۂ اخلاص والی توحید ہی ہے نہ کہ کوئی اور ۔ اس اقرار کے بعد کیا تثلیث کا بکھیڑا باقی رہ جاتا ہے ۔ ہمارا مشورہ ہے کہ اب پادری صاحبان کو چاہیئے کہ توحید اسلامی کے اس اقرار کے بعد کبھی بھی تثلیث کا نام نہ لیں ۔

غرضیکہ جو جو اعتراضات پادری صاحب نے اسلامی توحید کے خلاف کھڑے کئے ہیں وہ سب ان کی مذکورہ ہر قسم کی توحید پر پڑتے ہیں جن کا ان کے پاس کچھ بھی جواب نہیں ۔ لہٰذا وہ سب باطل ہیں ۔

(۲) ہمارے نزدیک "ایک" معدود کی بے شمار مثالیں موجود ہیں ۔ ہر ایک چیز گنتی میں ایک ہی کہلاتی ہے ۔ خدا بھی ایک ہے ۔ رہا یہ امر کہ وہ بے نظیر ہونے کی وجہ سے ایک ہے تو بیشک اس کی کوئی مثال ہمارے نزدیک موجود نہیں ورنہ تعدد الٰہ لازم آتا ۔ اور توحید الٰہی ختم ہو جاتی ۔ میں نے بتایا ہے کہ خارج میں کائنات عالم و ممکنات میں اس کی توحید کی مثالیں گنتی کے لحاظ سے موجود ہیں ۔ مثلاً زید کا والد ایک ہی ہے ۔ اسی طرح بکر کا والد ایک ہے عمر کا والد ایک ہے ۔ اسی طرح پادری صاحب موصوف کا والد ایک ہی ہے ۔ اس سے کسی کو انکار نہیں

دراصل پادری صاحب ہم سے واحد کی مثال کا مطالبہ اس لئے کرتے ہیں کہ وہ یہ بتائیں کہ اسلام کسی واحد محض یا واحد مطلق اور کسی وحدت محضہ خالصہ یا وحدت مطلقہ کا قائل نہیں بلکہ وہ عیسائیوں کی طرح خدا کے ساتھ بہت سی صفات کا قائل ہے ۔ مدعا ان کا یہ ہے کہ جس طرح عیسائی تثلیث فی التوحید و توحید فی التثلیث کے قائل ہیں ایسا ہی مسلمان بھی خدا تعالیٰ کی واحد ذات میں صفات کی کثرت مانتے ہیں ۔ گویا جس طرح عیسائی کثرت فی الوحدۃ اور وحدۃ فی الکثرت کے قائل ہیں بعینہٖ اسی طرح اسلام بھی خدا کو ایک کہہ کر اس کی بہت سی صفات کا قائل ہے ۔ وہ بھی توحید فی الکثرت و کثرت فی التوحید کو تسلیم کرتا ہے ۔ گویا اسلام و مسیحیت دونوں کی توحید میں جبکہ کثرت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں تو پھر مسیحیوں کی تثلیث فی التوحید پر اعتراض کیوں ؟ حالانکہ بات توحید کے بارے میں ہے نہ کہ صفات کے بارے میں ۔ بیشک ہم صفات کے لحاظ سے کثرت فی الوحدۃ و وحدت فی الکثرت کے اسی طرح قائل ہیں جس طرح ہر چیز میں ۔ کوئی بھی ایک چیز لے لی جائے اس میں صفات کی کثرت پائی جاتی ہے ۔ مگر یہاں بحث خدا کی ذات کی وحدت کے بارے میں ہے نہ کہ کثرت صفات کے بارے میں ۔ کثرت صفات اپنی جگہ ہے ۔ سوال خدا کی ذات کی وحدت محضہ یا مطلقہ کا ہے ۔ سو اسلام اس کا قائل ہے ۔ اسلام کا مدعا اس وحدت محضہ یا مطلقہ سے صرف اس قدر ہے کہ اس کی ذات ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی دوسرا معبود حقیقی نہیں ۔ خدا کی ذات کثیر نہیں وہ بہر حال ایک ہی ہے

سوال خدا کی توحید یا تثلیث کا ہے ۔ پادری صاحب اسے تین کہہ کر ایک یا ایک کہہ کر تین بتاتے ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ دنیا کی ہر چیز میں کثرت ہے (یعنی صفات کی) گویا ان کے نزدیک خارج میں کثرت فی الوحدۃ یا وحدت فی الکثرۃ پائی جاتی ہے ۔ ہمیں ان کی اس بات سے بکلی اتفاق ہے ۔ یہ قانون قدرت ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا ۔ مگر اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ کوئی چیز ان صفات کی وجہ سے کثیر بھی کہلاتی ہو اور ایک بھی ۔ بلکہ باوجود کثرت صفات کے چیز ایک ہی رہتی ہے ۔ اس کی صفات کے تکثر و تعدد سے اس چیز کی ذات کا تکثر و تعدد لازم نہیں آتا ورنہ تمام دنیا کے پادری مل کر اس کی کوئی مثال پیش کریں کہ کثرت صفات کی وجہ سے کوئی چیز کثیر کہلاتی ہو ۔ پادری صاحب کا والد ایک فرد ہے ۔ اس کی کئی صفات ہیں ۔ کیا وہ ان کثیر صفات کی وجہ سے ایک کے علاوہ کثیر بھی کہلاتا ہے ؟ کیا اس صورت میں پادری صاحب یہ اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں کہ ان کا والد ایک بھی ہے اور کثیر بھی ۔ ہرگز نہیں ۔

پادری صاحب وحدت کے ساتھ محضہ یا مطلقہ کا لفظ لگا کر فرماتے ہیں کہ اسلام بھی تو خدا کو عیسائیوں کی طرح واحد محض یا واحد مطلق قرار نہیں دیتا بلکہ اس وحدت کے ساتھ کثیر صفات کا قائل ہے ۔ گویا پادری صاحب صفات کی کثرت کی وجہ سے خدا کو کثیر قرار دیتے ہیں جو ان کی اپنی منطق ہے ۔ پادری صاحب کثرت صفات کو بھی کثرت ذات قرار دے کر اور قانون قدرت کو جھٹلا کر پھولے نہیں سماتے ان کو اپنے اس علم میں بلکہ نادانی پر بڑا ناز و گھمنڈ ہے جو طفلانہ تسلی کا مصداق ہے ۔ پادری صاحب کو چاہیئے کہ وہ خدا کی ذات کو واحد ہی تسلیم کر لیں اور صفات کی کثرت سے مغالطہ نہ کھائیں ۔ کیونکہ کثرت صفات سے کسی چیز کی ذات کثیر نہیں ہو جاتی

اب سوال صرف اسی قدر حل طلب ہے کہ باپ بیٹا اور روح القدس اگر الگ الگ ذات ہیں اور تینوں الگ الگ مستقل خدا ہیں تو اس کا ثبوت دیں ۔ لیکن اگر ان کے نزدیک یہ تینوں صفات ہیں تو پھر ان کی وجہ سے خدا کو تین کس بناء پر قرار دیتے ہیں ۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ ان تینوں کے صفات ہونے کا کیا ثبوت ہے ۔ تیسرا سوال یہ ہے کہ اس بات کا کیا ثبوت ان کے پاس ہے کہ خدا تعالیٰ کی صرف یہی تین صفات ہیں ۔ ان کے علاوہ اس کی کوئی اور صفت نہیں بائیبل کا پرانا عہد نامہ اسے دھکے دے رہا ہے اور اس کا نیا عہد نامہ اس کو باطل ثابت کر رہا ہے

پادری صاحب کا یہ دعوےٰ بھی بلا ثبوت ہے کہ ایک بسیط وجود و ہستی سے صرف ایک ہی چیز کا صدور ممکن ہے ۔ زیادہ چیزیں اس سے نہیں پیدا ہو سکتیں ۔ خدا تعالیٰ بیشک بسیط ہستی ہے مرکب نہیں مگر اس کی طاقتیں و قدرتیں و صفات بے انتہا ہیں لہٰذا وہ ہر اس چیز کے پیدا کرنے پر قادر مطلق ہے ۔ جسے وہ پیدا کرنا چاہے ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ۔ یعنی وہ اپنی ہر پسندیدہ چیز کے معرض ظہور میں لانے پر بے پایاں قدرت رکھتا ہے ۔ پس بسیط سے صرف بسیط چیز کا صدور نرا وہم ہے یہ فلسفیوں کا بلا ثبوت من گھڑت اصول ہے اور خدا تعالیٰ کو مخلوق کے برابر قرار دینے کے مترادف ہے جس کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا ۔ اِنَّمَاۤ اَمْرُہٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْن ۔ وہ جس چیز کو بھی کرنا چاہے وہ موجود ہو جاتی ہے ۔ خدا تعالیٰ کی ہر صفت نرالی اور بے نظیر ہے اس کی بسیط ہونے کی صفت بھی نرالی و بے نظیر ہے ۔ اسے کسی بسیط چیز پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ

چہارم : توحید اسلامی کے دلائل و براہین قاطعہ

پادری صاحب کا چوتھا مطالبہ توحید اسلامی کے واقعاتی دلائل کا ہے ۔ سو واضح رہے کہ پادری صاحب کے سامنے اگر خدا کی توحید کے سلبی دلائل پیش کئے جائیں مثلاً یہ کہ خدا سوتا نہیں ۔ کھاتا پیتا نہیں ۔ تھکتا نہیں اور مسیح میں یہ صفات مفقود نہ تھیں لہٰذا وہ خدا نہیں تو پادری صاحب کہہ دیتے ہیں کہ کھانا پینا سونا تھکنا وغیرہ صفات تو ان کی بشریت کے لوازم ہیں نہ کہ خدائی کے مگر پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کی خدائی کے لوازم و خواص کونسے ہیں ۔ ایسے خواص و صفات و لوازم کا ثبوت کیوں نہیں دیا جاتا جو دوسری مخلوق انسان یا ملائکہ وغیرہ میں نہ ہوں لیکن اس کا جواب کسی پادری نے آج تک نہیں دیا نہ دے سکتا ہے ۔ مگر ہم اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی ایسی ایجابی و ثبوتی صفات پیش کرتے اور اس کی ہستی کے ایسے دلائل بیان کرتے ہیں جو اس کی توحید کو ثابت کرتے ہیں مثلاً :-

(۱) سورۂ اخلاص میں دعوےٰ توحید کے بعد فرمایا اَللّٰہُ الصَّمَد کہ صرف اللہ کی ذات

مستغنی ہے۔ دوسری جگہ غنی کا لفظ بھی آیا ہے۔ اس ایجابی صفت نے اللہ تعالیٰ کو غیر اللہ سے ممتاز کر دیا ہے۔ مسیح یا کسی اور میں یہ صفت نہیں پائی گئی۔ خدا تعالیٰ کی یہ صفت سورۂ اخلاص میں پہلے نمبر پر موجود ہے۔ مگر یہ پادری عبدالحق صاحب کو دکھائی نہیں دیتی۔ انہوں نے اول مباحثہ جہلم میں اور پھر اپنی کتاب اثبات التثلیث میں اور اس کے بعد مناظرۂ فیجی میں بار بار خلافِ واقعہ تحریر فرمایا ہے کہ سورۂ اخلاص میں منفی جملوں یعنی سوالب کے سوا رکھا ہی کیا ہے؟ اور یہ کہ سوالب کوئی تعریف یا ثبوت نہیں۔ کیونکہ ایسی منفی صفات تو غیر اللہ پر بھی چسپاں ہو سکتی ہیں۔ گویا پادری صاحب حق پر پردہ ڈالتے ہوئے سوالب سے قبل بیان شدہ ایجابی صفت و دلیلِ توحید اللہ الصمد کو خاطر میں نہیں لاتے اور اسے بلاوجہ کالعدم ٹھیرا دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایجابی و مثبت دلیل ان کا ناطقہ قطعی طور پر بند کر دیتی ہے۔ اور وہ اس کی تاب نہیں لا سکتے یہی حال ان کے ساتھی پادریوں کا ہے۔ اس دلیل نے سب کے دانت کھٹے کر دیے ہیں۔ اس دلیل کا مدعیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ذات مستغنی عن الغیر نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات مستغنی عن الغیر ہے اس لئے صرف وہی اکیلا معبودِ حقیقی ہے۔ یہ توحید کی زبردست دلیل ہے مسیح اس لئے خدا نہیں کہ وہ غیروں کا محتاج تھا

(۲) دلیل سورۂ اخلاص میں لَمْ یَلِدْ ہے۔ یعنی خدا نے کسی کو جنم نہیں دیا۔ لہٰذا وہ اکیلا ہی خدا ہے

۳۔ دلیل اس میں لَمْ یُوْلَدْ ہے یعنی خدا کو کوئی جنم دینے والا نہیں کہ وہ بھی خدا ہو اسی سے متعلق دوسری جگہ اَنّٰی یَکُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ہے یعنی اس میں خدا کی بیوی نہ ہونے کی وجہ سے اس کے ولد کی نفی کی گئی ہے۔

(۴) چوتھی دلیل وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ہے۔ یعنی خدا کی ذات کے برابر کوئی اور ہستی نہیں۔ دوسری جگہ فرمایا ہے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ کہ اس کا مثیل ونظیر کوئی نہیں لہٰذا اس کے سوا کوئی دوسرا خدا نہ ہوا۔

افسوس ہے کہ پادری صاحب ان ایجابی وسلبی دلائل کو دیکھنے کے باوجود فرماتے ہیں کہ سارے قرآن کریم میں سلبی صفات کے سوا کوئی بھی صفت اور دلیل مذکور نہیں۔ اور اللہ الصمد کے اس ایجابی قضیہ و جملہ کے باوجود وہ کہتے ہیں کہ سورۂ اخلاص میں سوالب و منفی قضیوں و جملوں کے سوا رکھا کیا ہے؟ یہ ہے عیسائیوں کے مایۂ ناز رئیس المناظرین پادری عبدالحق صاحب کی ایمانداری و انصاف و دیانتداری

نیز پادری صاحب کا یہ بھی ایک وہم ہے کہ سلبی صفات و ثبوت کوئی ثبوت ہی نہیں کیونکہ ان سلبی صفات و ثبوتوں کے ذکر سے غیر اللہ کی نفی کر کے خدا تعالیٰ کی توحید کو کامل کیا گیا اور غیر اللہ کا تصور باطل ٹھیرایا گیا ہے

(۵) دلیل اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ کی نفی کر کے ذاتِ واجب الوجود کی توحید بیان کی ہے

(۶) دلیل لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ کہ اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو کائناتِ عالم کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔

(۷) دلیل لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ہے کہ اے عیسائیو مسیح کو کلمہ و روح مان کر بھی تم یہ مت کہو کہ خدا تین ہیں۔

(۸) دلیل قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ۔ فرمایا خدا کا بیٹا ہونے سے خدا کی ذات میں نقص لازم آتا ہے حالانکہ وہ نقائص سے پاک ہے۔

(۹) دلیل۔ فرمایا بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہ سب کائنات کا وارث خدا ہی کا ہے لہٰذا بیٹے کی ضرورت نہیں

(۱۰) دلیل۔ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ہے کہ سب کائنات اس کی فرمانبردار ہے۔ پھر بیٹے کی احتیاج کیسی؟

(۱۱) دلیل۔ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے کہ وہ آسمانوں و زمین کا خالق ہے۔ اس بارے میں بھی وہ کسی بیٹے کا محتاج نہیں۔ نہ اسے کسی مددگار کی ضرورت ہے

(۱۲) دلیل۔ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ کہ اسے کسی کام کے بھی کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ وہ ہر کام کُن کہہ کر کر لیتا ہے۔ پھر اسے بیٹے یا کسی مددگار کی کیا حاجت ہے؟

(۱۳) دلیل۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وہ ہر بات پر جسے وہ چاہتا ہے پورا پورا قادر ہے۔ کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں

(۱۴) دلیل۔ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ہے کہ وہ خدا خود زندہ اور دوسروں کو زندہ رکھتا ہے۔ اسے کسی مددگار کی ضرورت نہیں

(۱۵) دلیل۔ وہ علیم اور عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ہے وہ ہر بات و چیز کا خوب علم رکھتا ہے اور پوشیدہ و ظاہر باتوں کو بھی جانتا ہے۔

(۱۶) دلیل۔ الملک۔ وہ بادشاہ ہے وہ سب کا مالک ہے اور متصرف الکل ہے۔ کوئی چیز اس کے تصرف و دسترس سے باہر نہیں

(۱۷) دلیل۔ وہ سمیع الدعاء ہے وہ دعائیں سنتا اور ان کو قبول کر کے جواب بھی دیتا ہے۔ کوئی دوسری ہستی ایسی نہیں

(۱۸) دلیل۔ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ہے یعنی وہ جو چاہتا ہے اسے بخوبی کر سکنے پر نہایت ہی قادر ہے۔ ۴۴

۴۴ یہ اور ایسا ہی بہت سے دلائل اس کی توحید کے قرآن کریم میں بھرے پڑے ہیں۔ یہ باتیں دنیا میں مسیح یا کسی اور ہستی یا روح القدس وغیرہ کو حاصل نہیں۔ اسی طرح مسیح ان صفاتِ عالیہ سے محروم و بے نصیب تھا۔ اگر وہ خدا تھا تو یہ صفات بھی اس میں ضرور ہونی چاہئیں تھیں۔ آخر خدائی صفات ان سے سلب کیونکر ہو گئیں اور اگر وہ ان میں موجود تھیں تو پادری صاحبان سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ حضرت مسیح میں کوئی ایسی صفت و طاقت دکھلائیں یا اس کا ثبوت دیں جو خاصۂ خدائی ہو اور وہ کسی نبی یا دیگر انسان میں نہ پائی گئی ہو۔ یہ ثبوت واقعاتی ہونا چاہیے نہ کہ کسی کا محض ثبوت قولی

(باقی)

کنی پورہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا تبلیغی اجلاس

مورخہ ۱۳ جولائی بروز بدھوار مجلس خدام الاحمدیہ کا اجلاس زیرِ صدارت مکرم مولانا عبدالواحد صاحب فاضل منعقد ہوا۔ مبارک احمد صاحب عابد کی تلاوت قرآن پاک کے بعد محمد یوسف صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ نے "نبی اور نبوت کا دعویٰ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور آداب و اخلاق اسلامی پر بھی روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب لون صدر جماعت نے اپنی تقریر قرآن پاک کی چند آیات تلاوت کر کے شروع کی۔ آپ نے کہا کہ یہ امر ہمارے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہے کہ ہمارے گاؤں میں سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لا چکے ہیں اور اس مبارک خاندان کے افراد اب بھی ہمارے پاس تشریف لاتے رہتے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی آتے رہیں گے۔ الحمد للہ

آپ نے فرمایا اگر ہم اس وقت ساری دنیا پر نظر ڈالیں تو سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی ٹھوس اور منظم اسلامی تنظیم نہ پائیں گے یہ اس لئے کہ ہماری جماعت ایک خلیفۂ برحق کے ہاتھ پر جمع ہے اور صداقت پر قائم ہے۔ اور صداقت کا پلڑا ہمیشہ بھاری ہوتا ہے۔

آپ کے بعد مکرم غلام نبی صاحب منصور نے تقریر کی۔ آپ نے دوستوں کو بتایا کہ احمدیت ایک لاجواب سچی تنظیم ہے۔ اس کے حقیقی نظام کو قائم رکھنے اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے لئے لازمی چندوں اور دیگر تحریکوں میں حصہ لینا ضروری ہے آپ نے چندوں کی مقدار کو بڑھانے اور بروقت ادائیگی کرنے کی تلقین کی۔

آپ کے بعد صدارتی تقریر محترم مولانا عبدالواحد صاحب فاضل نے فرمائی۔ قرآنِ پاک کی چند آیات تلاوت کرنے کے بعد آپ نے فرمایا ہم نے اس امام مہدی کی بیعت کی ہے جس کے متعلق بہت سے انبیاء نے پیشگوئیاں کر رکھی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ امت اسلامیہ کے ۷۳ فرقوں میں سے ناجی فرقہ جماعت احمدیہ ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی پابند ہے اور دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔ رات کے قریباً دس بجے دعا پر جلسہ ختم ہوا

خاکسار بشیر احمد شاکر جنرل سیکرٹری کنی پورہ کشمیر

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۷ ظہور (اگست) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی قادیان نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم منشی ہدایت اللہ صاحب درویش قادیان کے دوسرے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ عالم آرا صاحبہ بنت مکرم میر افضل حسین صاحب ساکن خانپور ملکی صوبہ بہار بعوض مبلغ پانچ سو روپیہ حق مہر فرمایا۔ اور مورخہ ۲۳ ظہور کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب کرام اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا فرماویں

خاکسار قریشی سعید احمد درویش قادیان

۲۔ مورخہ ۲۳ ظہور ۱۳۵۱ ہش (۲۳ اگست ۱۹۷۲ء) کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں عزیزم بشیر احمد صاحب ابن مکرم عابد حسین صاحب ساکن بنارس کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ صبیحہ خاتون صاحبہ بنت مکرم محمد آدم صاحب ساکن شاہجہانپور بعوض مبلغ ۲۵۰۰/- روپیہ حق مہر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار سید عبدالمنصور کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواستِ دعا:۔ خاکسار نے امسال پری میڈیکل کا امتحان مقابلہ دیا ہوا ہے۔ احباب کرام اور بزرگان اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرماویں خاکسار محمود احمد ابن شاہ شکیل احمد صاحب گیا۔ بہار

حیدرآباد میں ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی شرکت

از عزیزہ امۃ العزیز صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد دکن

مورخہ ۶ ظہور (اگست) کو مسجد احمدیہ حیدرآباد میں پانچ بجے شام لجنہ اماء اللہ کے مختصر اجلاس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع زیر صدارت حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزہ عالیہ بیگم صاحبہ نے کی۔ بعدہٗ مبشرہ پروین نے بطور "خوش آمدید" ایک نظم پڑھی نظم کے بعد حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں ناصرات کی طرف سے خاکسار نے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا۔ جس میں آپ کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ آپ کی دینی خدمات کو بھی سراہا گیا۔ اور جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کی ناصرات کی دینی خدمات کا ذکر کر کے آپ سے درخواست دعا کی گئی تھی۔

تقریری مقابلوں کے لئے بچیوں نے بڑی محنت سے تیاری کی تھی اور اس سلسلہ میں تین گروپ بنائے گئے تھے۔ اور ہر گروپ کا اپنا ایک الگ ترانہ بھی تھا۔

گروپ نمبر ۱ کی ممبرات نے تقریری مقابلہ سے پہلے خوش الحانی سے اپنا ترانہ پڑھا

ہم اسلام کا اونچا پرچم کریں گی
کہ دنیا پہ دیں کو مقدم کریں گی

تقریری مقابلہ میں گروپ نمبر ۱ میں سات لڑکیوں نے حصہ لیا۔ جن میں سے عزیزہ امۃ البصیر بشریٰ بنت مولوی عبدالحق صاحب اول رہیں عزیزہ نعیمہ بیگم بنت مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب دوم اور بشریٰ نسرین بنت مکرم محمد احمد صاحب غوری سوم رہیں۔

گروپ نمبر ۲ نے بھی تقریری مقابلہ سے قبل اپنا ترانہ

ہم بڑھتی چلیں گی خدا کے سہارے
یہ کشتی خدایا لگا دے کنارے

خوش الحانی سے سنایا۔

گروپ نمبر ۲ میں آٹھ لڑکیوں نے تقریری مقابلہ میں حصہ لیا جن میں سے امۃ الحی تحسین بنت مولوی عبدالحق صاحب اول۔ عالیہ پروین بنت سید جہانگیر صاحب دوم اور زکیہ سلطانہ بنت عبدالستار صاحب سوم رہیں۔

گروپ نمبر ۳ میں سے گیارہ لڑکیوں نے حصہ لیا جن میں سے مبشرہ پروین بنت مولوی عبدالحق صاحب بفضل اول۔ صادقہ سلیمہ بنت مکرم عبدالسلام صاحب مرحوم دوم اور امۃ القیوم پرویزہ بنت مولوی عبدالحق صاحب بفضل سوم رہیں

گروپ نمبر ۳ نے بھی اپنے مقابلے سے قبل اپنا یہ ترانہ پڑھا

ہم احمدیوں کے بچے ہیں
ہم مسلم مومن سچے ہیں
ہم بچے لائق فائق ہیں
ہم علم و عمل کے شائق ہیں
دن رات دعائیں کام اپنا
اک مرکز اک امام اپنا

اجتماع سے چند روز قبل حفظِ قرآن کریم کے مقابلہ میں بھی ناصرات الاحمدیہ نے بڑے زور شور سے حصہ لیا۔ گروپ نمبر ۱ میں ۵ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ جس میں امۃ البصیر بشریٰ بنت مکرم مولوی عبدالحق صاحب اول اور نعیمہ بیگم بنت سیٹھ محمد معین الدین صاحب دوم رہیں

گروپ نمبر ۲ میں آٹھ لڑکیوں نے حصہ لیا جس میں سے امۃ الحی تحسین بنت مولوی عبدالحق صاحب اول اور صبیحہ بیگم بنت مکرم احمد حسین صاحب دوم رہیں۔

گروپ نمبر ۳ میں ۶ لڑکیوں نے حصہ لیا جس میں عالیہ بیگم بنت مکرم عبدالستار صاحب اول رہیں۔ مبشرہ پروین اور امۃ القیوم پرویز بنت مولوی عبدالحق صاحب بفضل دوم رہیں۔

تقریری اور حفظِ قرآن کریم کے مقابلوں میں اول دوم اور سوم آنے والی لڑکیوں کو حضرت بیگم صاحبہ نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم کئے۔

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے بچیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ انتظام بھی فرمایا کہ اجتماع میں شریک ہونے والی ہر بچی کو انعام دیا۔

آخر میں حضرت بیگم صاحبہ نے صدارتی خطاب فرمایا اور فرمایا کہ مجھے بہت خوشی ہے کہ گزشتہ سال میں آپ سب سے یہ کہہ کر گئی تھی کہ آئندہ سال جب میں حیدرآباد آؤں تو دیکھوں کہ ناصرات کی تنظیم مکمل ہو چکی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ تم سب نے میری بات کو پورا کیا اور بہت اچھا نمونہ دکھایا۔ میں وقت کی رعایت سے اتنا ہی کہتی ہوں کہ قرآن کریم پڑھو۔ ترجمہ سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سورۂ بقرہ کی ابتدائی ۱۷ سترہ آیات حفظ کرو اور ان کا مفہوم اور معنے سمجھو۔

آخر میں آپ نے ۱۹۷۱ء میں ناصرات الاحمدیہ کے ہو چکے امتحان کی سندات کامیابی تقسیم فرمائیں۔ اور اول دوم اور سوم آنے والی بچیوں کو انعامات بھی تقسیم فرمائے۔

ناصرات الاحمدیہ کا یہ سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا اور اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

الحمد للہ

اُذکروا موتاکم بالخیر

مکرم امام حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ نندگڑھ کی وفات

وسطِ ہند کے ایک فدائی احمدی مکرم و محترم امام حسین صاحب نورجی نایک آف نندگڑھ ضلع بلگام میسور سٹیٹ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۷۲ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم کئی ایک خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ پروانۂ احمدیت۔ بلند ہمت۔ اعلیٰ کردار کے مالک سلسلہ کے عاشق۔ تبلیغی ولولہ اور جوش سے بھرپور تھے۔ مرحوم کی بات بات میں عشقِ حضرت مسیح موعود جھلکتا تھا۔ مخالفینِ احمدیت نے ہر طرح سے آپ کو ذلیل و خوار کرنے کی کوشش کی۔ کئی ایک منصوبے بنائے۔ عدالتوں میں کھینچا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی نصرت آپ کے شاملِ حال رہی

خاکسار اور مرحوم ایک ہی وقت یعنی اندازاً ۱۹۳۰ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں شامل ہوئے تھے تب سے احمدیت کے اس رشتۂ اخوت میں زیادتی ہوتی گئی

مرحوم ہر مرکزی تحریک کو خندہ پیشانی سے پورا کرتے اور بشاشت محسوس کرتے۔ دعا کے پکے اور سچے تھے۔ نمازوں کی پابندی خاص وصف تھا۔ بعد نماز فجر تلاوت کلام پاک سے محبت تھی۔ بلا ناغہ تلاوت بلند قرأت سے کرتے۔ اپنے گاؤں نندگڑھ میں اس صفت کی وجہ سے مشہور تھے۔ اپنے حلقہ کے زمانۂ دراز سے پریذیڈنٹ تھے۔ سب جماعتیں پر گہرے اثرات رکھتے تھے۔ ہر احمدی آپ کی عزت و تعظیم کرتا

آپ بلگام ضلع میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ ابتدائی زندگی غریبانہ تھی۔ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے کافی نوازا۔ اس کے باوجود خاکساری کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ آہ! یہ شمع احمدیت کا پروانہ ہم سے جدا ہو گیا۔ جماعتہائے احمدیہ بلگام و نندگڑھ میں ایک ناقابلِ تلافی خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلا کو پورا فرمائے۔

آخری ایام میں ان کے نومولود نواسے کی وفات ہوئی۔ غیر احمدیوں نے اپنے قبرستان میں میت کو دفن نہ ہونے دیا۔ غیر احمدیوں سے کافی بحث و مباحثہ کے بعد میت کو واپس لا کر بالآخر اپنے بڑے داماد مکرم عبدالکریم صاحب کی زمین میں دفن کیا۔ اور خود بھی اپنے نواسے کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر اڑھائے۔

مرحوم کو قادیان سے بڑی الفت و محبت تھی۔ ۱۹۴۴ء و ۱۹۶۶ء میں اللہ تعالیٰ نے قادیان کی زیارت سے بھی مشرف کیا۔ خاکسار کو مرحوم سے قلبی تعلق تھا۔ خاکسار دمہ کا مریض ہونے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ مرحوم جب بھی بلگام آتے مجھ سے ضرور ملتے۔ ہم میں برادرانہ تعلق تھا جو آخر تک قائم رہا۔ مجھ سے ملتے تو بہت خوش ہوتے۔ تبلیغی حالات سنتے اور سناتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خلفائے کرام اور علماء سلسلہ کی کئی کتب پاس رکھتے اور ان کا ہمیشہ مطالعہ کرتے

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکا عزیز مکرم امداد حسین سلمہ اور چار لڑکیاں شادی شدہ اور ایک بیوہ چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین

احباب سے عاجزانہ گزارش ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبدالغنی احمدی بلگام

محترم عبدالغنی صاحب پڈر ساکنہ کنہ پورہ کی وفات

یکم اگست کو رات کے ایک بجے محترم عبدالغنی صاحب پڈر عالم جوانی میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم کی وفات جماعت احمدیہ کنہ پورہ کے افراد کے لئے بالخصوص اور گرد و نواح کے احمدی دوست بالعموم بے حد رنجیدہ ہیں۔ جنازہ میں کثرت سے احمدی و غیر احمدی احباب شریک ہوئے مرحوم دینی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ اس جوانا مرگ پر مجلس خدام الاحمدیہ کنہ پورہ نے قرار دادِ تعزیت پاس کی۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین

خاکسار بشیر احمد شاکر
جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ کنہ پورہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مُبارک تحریک

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں ۴ شہادت ۱۳۴۹ ہش (۴ اپریل ۱۹۷۰ء) ایک تاریخی دن ہے جو ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اس روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نافلہ اور آپ کے تیسرے خلیفۂ برحق حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کا محبت اور پیار، اخوت اور مساوات کا پیغام لے کر مغربی افریقہ کے ممالک کے دورہ پر روانہ ہوئے تھے اور چند ہفتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے منادی بن کر واپس تشریف لائے۔

اس تاریخی سفر میں حضور نے گھانا، نائیجیریا، لائبیریا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور گیمبیا کا دورہ کیا۔ مرکز سے سات ہزار میل دور کا یہ سفر سخت گرم موسم میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور انسانیت کی ہمدردی کے لئے یعنی وہاں کے رہنے والوں کو انوارِ قرآنی سے منور کرنے اور ان کے دکھوں کا مداوا کرنے کے راستے ڈھونڈنے اور انہیں سہارا دینے کے لئے کیا گیا تھا۔

خدا تعالیٰ نے اپنے پاک بندے کو نوازا اور خود ایک عظیم سکیم حضور کے دل میں ڈال دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے (میرے اپنے پروگرام نہیں رہنے دئے بلکہ) بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم سے کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا اور بہت بڑے اور اچھے نتائج نکلیں گے۔ خیر میں بڑا خوش ہوا پہلے اپنا پروگرام اور منصوبہ تھا اب اللہ تعالیٰ نے منصوبہ بنا دیا۔"

افریقہ کے ان چھ ممالک جن کا اوپر ذکر آیا ہے کا دورہ مکمل کرنے کے بعد واپسی کے سفر میں حضور لنڈن تشریف لائے تو لازماً احمدیت کے پروانوں نے، اپنے پیارے واجب الاطاعت امام کی زیارت اور ملاقات کے لئے جمع ہونا ہی تھا۔ اسلام کے ان فدائیوں کو آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں جس طرح خطاب کیا اس کا ذکر حضور نے اس طرح فرمایا

"پھر میں لنڈن آیا تو میں نے جماعت کے دوستوں سے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء معلوم ہوا ہے کہ ان چھ افریقی ممالک میں تم کم از کم ایک لاکھ پونڈ خرچ کرو۔ (ویسے یہ پوری سکیم میرے ذہن میں ہے کہ کس کس رنگ میں کام چلانا ہے) پس یہ ایک لاکھ پونڈ کی رقم کم سے کم ہے اور اس سلسلہ میں انگلستان کی جماعتوں میں سے مجھے دوسو ایسے مخلص چاہئیں جو دوسو پونڈ فی کس کے حساب سے دیں۔ اور دوسو ایسے مخلصین جو ایک سو پونڈ فی کس کے حساب سے دیں اور باقی جو ہیں وہ ۳۶ پونڈ دیں۔ ان میں سے بارہ پونڈ (ایک پونڈ ایک مہینے کے لحاظ سے) فوری طور پر دے دیں میں نے کہا کہ قبل اس کے کہ میں انگلستان چھوڑوں اس ماہ میں دس ہزار پونڈ جمع ہونے چاہئیں اور اس وقت انگلستان سے روانگی میں بارہ دن باقی تھے۔ چنانچہ دوستوں کے درمیان میں صرف دو گھنٹے بیٹھا ایک جمعہ کے بعد اور دوسرے اتوار کے روز جس میں اور نئے آدمی بھی آئے ہوئے تھے اور ان دو گھنٹوں میں ۲۸ ہزار پونڈ کے وعدے ہو گئے تھے اور ۳-۴ ہزار پونڈ کے درمیان نقد جمع ہو گئے تھے۔ میں نے پھر اپنے سامنے نیا اکاؤنٹ کھلوایا اور اس کا نام "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" رکھا ہے۔"

پھر ہمارے پیارے امام نے فرمایا:-

"میں نے جمعہ کے خطبہ میں انہیں کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ ہم یہ رقم خرچ کریں اور ہسپتالوں اور سکولوں کے لئے جتنے ڈاکٹر اور ٹیچر چاہئیں وہاں مہیا کریں۔ میں نے دوستوں سے کہا کہ مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ یہ رقم آئے گی یا نہیں۔ یا آئے گی تو کیسے آئے گی یہ مجھے یقین ہے کہ ضرور آئے گی۔ اور نہ یہ خوف ہے کہ کام کرنے والے آدمی ملیں گے یا نہیں ملیں گے۔ یہ ضرور ملیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ کام کرو۔ خدا کہتا ہے تو یہ اس کا کام ہے۔ لیکن جس چیز کی مجھے فکر ہے اور آپ کو بھی فکر کرنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ محض خدا کے حضور قربانی دے دینا کسی کام نہیں آتا جب تک اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول نہ کرے۔"

انگلستان میں حضور کی اس تحریک پر جو در اصل الٰہی تحریک ہے جس والہانہ انداز میں اور جس جوش و خروش کے ساتھ وہاں کے مخلص لوگوں نے لبیک کہی اس کی تفصیلات یقیناً مومنین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہیں جماعت کے مخلصین مردوں اور عورتوں اور بچوں کو مخاطب کرکے حضور نے فرمایا یہاں کے لئے میں نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ایک سکیم بنائی ہے۔ اس سکیم کو حضور نے پوری تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔ خلاصہ یہ تھا:-

۱۔ مجھے دوسو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو پانچ ہزار روپیہ فی کس دیں

۲۔ ان دوسو کے علاوہ مجھے دوسو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو دو ہزار روپیہ فی کس دیں

۳۔ اس کے علاوہ مجھے کم از کم ایک ہزار ایسے مخلصین کی ضرورت ہے (خدا کرے ان کی تعداد دو ہزار سے بھی بڑھ جائے) جو پانچ سو روپیہ اس مد میں دینے کا وعدہ کریں۔"

اور اللہ تعالیٰ نے یہی چاہا کہ اس کے محبوب بندے کی زبان سے جو الفاظ نکلے ہیں وہ پورے ہوں اور خدا تعالیٰ قادر و توانا نے یہی کیا کہ یہ تعداد دو ہزار سے بڑھ گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

جماعت میں تحریک ہو گئی دوستوں نے نہایت محبت اور اخلاص سے اس پر والہانہ لبیک کہی بارش کی طرح وعدے آنے لگے حضور نے یہاں کی جماعتوں سے بیس لاکھ کا مطالبہ کیا تھا۔ دوستوں نے ۲۷ لاکھ سے زیادہ کے وعدے کر دئے۔ رقوم آنا شروع ہو گئیں بعض کو اللہ تعالیٰ نے وعدوں کے ساتھ ہی سو فیصد ادائیگی کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ اس مبارک تحریک میں مرد بھی شامل ہوئے مستورات نے بھی حصہ لیا۔ بچے بھی پیچھے نہیں رہے

نصرت جہاں سکیم

اس سکیم کے ماتحت کام پورے زور سے شروع ہو چکا ہے۔ چودہ ڈاکٹر دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے افریقہ کے مختلف ممالک میں پہنچ کر باقاعدہ کام شروع کر چکے ہیں۔ ہزاروں مریض فائدہ اٹھا رہے ہیں بعض ایسے مریض جو ہر جگہ سے بہتر سے بہتر علاج کرانے کے بعد زندگی سے مایوس ہو چکے تھے ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفا رکھ دی اور وہ شفایاب ہو گئے۔ درسگاہیں کھل رہی ہیں۔ بیدرہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان تعلیم و تعلّم کا کام کر رہے ہیں۔ انوارِ قرآنی کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کی سکیم کے ماتحت حال ہی میں قرآنِ عظیم کے ستائیس ہزار نسخے جن کے ساتھ انگریزی ترجمہ بھی ہے افریقہ کے مختلف ممالک میں پھیلا دئے گئے ہیں۔ اور یہ عظیم کام اسی صورت میں پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے کہ ہم سب مل کر کام کریں۔ اور

(الف) ہر وعدہ کنندہ جائزہ لے کہ اس نے منظور شدہ پروگرام کے مطابق ادائیگی کر دی ہے۔ اور اگر کوئی کمی ہو تو اسے فوراً پورا کرنے

(ب) ہر جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کی جماعت میں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا کوئی بقایا دار تو نہیں۔ اگر بقایا دار ہوں تو ایک ایک کے گھر پہنچ کر انہیں یاددہانی کرائیں۔ کیونکہ یاددہانی سے فائدہ ہوتا ہے

(ج) جماعتوں کے عہدیداران کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس مبارک تحریک میں ہر احمدی شامل ہو سکتا ہے۔ بیشک صف اوّل صف دوم اور صف سوم میں شمولیت کے لئے یہ شرط ہے کہ ان میں وہی دوست شریک ہو سکتے ہیں جو علی الترتیب کم از کم پانچ ہزار دو ہزار اور پانچ سو روپے ادا کریں لیکن صف چہارم میں ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق شریک ہو سکتا ہے اور اس سے کسی کو محروم نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ ایسے مخلصین سے ماہ بماہ وصولی ہونی چاہیئے

سب تمام عہدیداران اور مخلصین سے پھر درخواست ہے کہ اس الٰہی تحریک کو جو عظیم الشان برکات کی حامل ہے کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش فرمائیں اور اپنا قدم آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں تا کہ غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں اور دنیا کے کونہ کونہ تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچ جائے اور اسلام کا جھنڈا تمام جھنڈوں سے بلند ہو جائے۔ آمین

سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

درخواستہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز شیخ غلام ہادی صاحب عرصہ دو سال سے دل کے مرض میں مبتلا ہیں ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق دل کا اپریشن ہونا ضروری ہے۔ مزید مشورہ کے لئے وہ ویلور (مدراس) جا رہے ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر کے لئے دس روپے ارسال خدمت ہیں

خاکسار شیخ غلام مسیح احمدی بھدرک اڑیسہ

۲۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ریٹائرڈ اے ڈی ایم بھاگلپور بہار گذشتہ دو ماہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ ابتدائی علاج سے کچھ افاقہ ہوا ہے۔ اب ڈاکٹروں نے اُٹھ کر بیٹھنے کی اجازت دے دی ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار فیض احمد گجراتی درویش

ہندوستان اور مسلمان بقیہ صفحہ چھ

آپ کی حق گوئی اور ایک خدا کی تبلیغ کا ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ آپ ایک دفعہ ہردوار تشریف لے گئے تو ہندو پنڈتوں کو دیکھا کہ وہ دریا کا پانی سورج کی طرف پھینک رہے ہیں آپ نے مخالف سمت منہ کرکے پانی پھینکنا شروع کر دیا۔ پنڈت حیران ہو کر پوچھنے لگے کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ آپ نے سنجیدگی سے جواب دیا کہ کرتار پور میں میری کھیتی خشک ہو رہی ہے اس کو پانی دے رہا ہوں۔ پنڈتوں نے ہنس کر کہا کہ یہ پانی کرتار پور کیونکر پہنچ سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر میرا پانی کرتار پور نہیں پہنچ سکتا تو تمہارا پانی سورج تک کس طرح پہنچ سکتا ہے جو کروڑوں میل دور ہے۔ اس پر سب پنڈت لاجواب ہو کر خاموش ہو گئے۔ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک خدا کی تبلیغ نہایت حکمت اور دانائی سے کرتے تھے

آپ کی نگاہ میں ہندو، مسلمان، امیر غریب اونچے اور نیچے کا کوئی سوال نہ تھا۔ آپ نے جو دور دراز کے سفر کئے ان میں اپنے ساتھ ایک ہندو بالا نامی اور دوسرا مسلمان مردانہ رکھا ہوا تھا اور ان دونوں کو بھائی کا خطاب دیا

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے اندر کس قدر زیادہ مذہبی رواداری تھی۔ اور ہر مذہب والوں سے محبت تھی۔

اسی طرح شودروں میں سے جنہوں نے آپ کو مانا ان کو بھی بھائی کا خطاب دیا۔ یہ اس بات کا سبق تھا کہ دنیا میں سب انسان بھائی بھائی ہیں اور ایک ہی برادری کے مختلف اجزاء ہیں۔ یہ اثر زیادہ تر آپ نے اسلامی تعلیم سے حاصل کیا۔ چنانچہ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے ساتھ قرآن مجید رکھتے تھے۔ باباصاحبؒ کی دو یادگاریں اب تک مشہور ہیں۔ ایک چولہ صاحب، جس پر قرآن مجید کی آیات لکھی ہوئی ہیں اور آپ کی اولاد بیدی صاحبان کے پاس ڈیرہ بابا نانکؒ میں اب تک موجود ہے اور آپ کی دوسری یادگار قرآن مجید کا ایک نسخہ ہے جسے ہمیشہ آپ سفر و حضر ہر دو میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ یہ قرآن مجید اب تک گورو ہر سہائے ضلع فیروز پور کے گوردوارہ میں محفوظ ہے۔

آپ کو ماننے والے سکھ بت پرستی سے دور ہیں اور ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں

۸- سوامی دیانند جی۔ انیسویں صدی میں سوامی دیانند نے ہندوؤں کو بتایا کہ ویدوں میں مورتی پوجا کا ذکر نہیں ملتا۔ آپ نے ویدوں سے توحید کو ثابت کیا اور چھوت چھات کو دور کرکے مساوات کے قیام کی کوشش کی

(باقی آئندہ)

ضمیمہ رشتہ کوائف رشتہ ناطہ

تمام جماعتوں کے صدر صاحبان اور ان افراد کی خدمت میں بھی (جن کا کسی جماعت کی بجائے براہ راست مرکز کے ساتھ تعلق ہے) فارم کوائف رشتہ ناطہ نظارت ہذا کی طرف سے بھجوائے جا رہے ہیں

آجکل احباب جماعت کو اپنے بچوں کے رشتے طے کرنے کرانے میں بہت سی دقتیں اور پریشانیاں لاحق ہیں جن کا حل سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ تمام احباب انفرادی یا جماعتی طور پر قابل شادی افراد کے کوائف مرکز کو بہم پہنچائیں۔ ریکارڈ کرکے نظارت ہذا انشاء اللہ پوری توجہ اور تندہی سے مناسب کارروائی عمل میں لائے گی۔ امید ہے کہ احباب نظارت ہذا کے ساتھ کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے

جس جماعت یا دوست کو فارم کوائف رشتہ ناطہ نہ مل سکے وہ دفتر سے دوبارہ طلب کر سکتے ہیں

ناظر امور عامہ قادیان

سیکرٹریان امور عامہ توجہ فرمائیں

ایک عرصہ سے دفتر نظارت ہذا میں جماعتہائے احمدیہ بھارت کی طرف سے سیکرٹریان امور عامہ کی ماہانہ کارگزاری کے متعلق بہت کم رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں اور اس وجہ سے اکثر جماعتوں کی تنظیمی، اقتصادی اور معاشرتی حالت کا نظارت ہذا کو کوئی علم حاصل نہیں ہو رہا جبکہ ان حالات کا نظارت ہذا کے علم میں مستحضر رہنا ضروری ہے

اب تمام صدر صاحبان جماعت احمدیہ کے ذریعہ بارہ بارہ عدد فارم رپورٹ ماہانہ مع فارم فرائض سیکرٹریان امور عامہ اور فارم کوائف رشتہ ناطہ بھجوائے جا رہے ہیں (جس جماعت میں یہ فارم نہ پہنچیں وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیکر دوبارہ منگوا سکتی ہے) مکرم صدر صاحبان کا فرض ہے کہ جن جن جماعتوں میں باضابطہ طور پر سیکرٹری امور عامہ کی اسامی کا انتخاب ہو چکا ہے سیکرٹریان امور عامہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ اور اپنی تصدیق کے ساتھ ماہانہ رپورٹیں بھجوانے کا انتظام فرمایا جائے۔ اور جس جماعت میں ابھی عہدہ پر کوئی دوست منتخب نہیں ہوا وہاں صدر صاحبان خود کسی موزوں دوست کے تعاون سے رپورٹیں بھجوایا کریں نیز کوائف رشتہ ناطہ کے فارم اولین فرصت میں مرتب کرکے بھجوائے جانے ضروری ہیں

ناظر امور عامہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال

جماعت ہائے احمدیہ بہار۔ بنگال۔ اڑیسہ

قابل احترام عہدیداران جماعتہائے احمدیہ صوبجات بہار بنگال اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال مورخہ ۳۱-۸-۷۲ سے پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ فرما رہے ہیں۔ عہدیداران کرام سے درخواست ہے کہ ان کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرکے ممنون فرما دیں

ناظر بیت المال آمد قادیان

نمبر شمار	نام جماعت		تاریخ رسیدگی	تاریخ روانگی	قیام
۱	قادیان			۳۱-۸-۷۲	
۲	روڑکلہ	اڑیسہ	۳-۹-۷۲	۵-۹-۷۲	۲ یوم
۳	بولنگیر	"	۶-۹-۷۲	۷-۹-۷۲	" ۱
۴	لبسنہ	ٹی پی	۷-۹-۷۲	۸-۹-۷۲	" ۱
۵	کٹک ٹاؤن۔ کٹک پولیس لائن	اڑیسہ	۱۰-۹-۷۲	۱۳-۹-۷۲	" ۳
۶	بھوبنیشور	اڑیسہ	۱۳-۹-۷۲	۱۴-۹-۷۲	" ۱
۷	خوردہ	"	۱۴-۹-۷۲	۱۵-۹-۷۲	" ۱
۸	کیرنگ	"	۱۵-۹-۷۲	۱۸-۹-۷۲	" ۳
۹	نرگاؤں	"	۱۸-۹-۷۲	۱۹-۹-۷۲	" ۱
۱۰	بانکاگوڑہ	"	۱۹-۹-۷۲	۲۰-۹-۷۲	" ۱
۱۱	نیاگڑھ	"	۲۰-۹-۷۲	۲۱-۹-۷۲	" ½
۱۲	کرڈاپلی	"	۲۱-۹-۷۲	۲۲-۹-۷۲	" ۱
۱۳	پنکال	"	۲۲-۹-۷۲	۲۳-۹-۷۲	" ۱
۱۴	کوٹ پلہ	"	۲۳-۹-۷۲	۲۴-۹-۷۲	" ۱
۱۵	ارکو پٹنہ۔ تالبرکوٹ	"	۲۴-۹-۷۲	۲۶-۹-۷۲	" ۲
۱۶	چھوردار	"	۲۶-۹-۷۲	۲۸-۹-۷۲	" ۲
۱۷	سونگھوڑہ	"	۲۸-۹-۷۲	۳۰-۹-۷۲	" ۲
۱۸	کیندرہ پاڑا	"	۳۰-۹-۷۲	۱-۱۰-۷۲	" ۱
۱۹	نیالی۔ سرونیاگاؤں	"	۱-۱۰-۷۲	۳-۱۰-۷۲	" ۲
۲۰	تاراکوٹ	"	۳-۱۰-۷۲	۴-۱۰-۷۲	" ۱
۲۱	کیدرکٹ	"	۵-۱۰-۷۲	۶-۱۰-۷۲	" ۱
۲۲	سورو	"	۶-۱۰-۷۲	۷-۱۰-۷۲	" ۱
۲۳	کلکتہ و مضافات	بنگال	۸-۱۰-۷۲	۱۶-۱۰-۷۲	" ۸
۲۴	جمشید پور	بہار	۱۷-۱۰-۷۲	۱۹-۱۰-۷۲	" ۲
۲۵	چائباسہ	"	۱۹-۱۰-۷۲	۲۰-۱۰-۷۲	" ۱
۲۶	موسیٰ بنی مائنز۔ مہوکھنڈار	"	۲۰-۱۰-۷۲	۲۲-۱۰-۷۲	" ۲
۲۷	رانچی سیملیہ	"	۲۳-۱۰-۷۲	۲۵-۱۰-۷۲	" ۲
۲۸	گیا۔ اردل	"	۲۵-۱۰-۷۲	۲۶-۱۰-۷۲	" ۱
۲۹	بھاگلپور۔ برہ پورہ	"	۲۷-۱۰-۷۲	۳۰-۱۰-۷۲	" ۳
۳۰	پکوڑ	"	۳۰-۱۰-۷۲	۳۱-۱۰-۷۲	" ۱
۳۱	ناپور ملکی	"	۳۱-۱۰-۷۲	۲-۱۱-۷۲	" ۲
۳۲	بلاری	"	۲-۱۱-۷۲	۳-۱۱-۷۲	" ۱
۳۳	مونگھیر	"	۳-۱۱-۷۲	۴-۱۱-۷۲	" ۱
۳۴	اُجربن	"	۴-۱۱-۷۲	۵-۱۱-۷۲	" ۱
۳۵	مظفرپور	"	۵-۱۱-۷۲	۶-۱۱-۷۲	" ۱
۳۶	قادیان		۹-۱۱-۷۲		

صوبہ یوپی کی جماعتوں کا دورہ عید الفطر کے بعد ہوگا۔ انشاء اللہ

درویشانِ قادیان کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اہلِ ثروت مخلصینِ جماعت! آپ اپنے لئے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آزاد ہیں۔ خدا کے فضل سے ہر طرف وسیع میدانِ عمل موجود ہیں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں اور اس کی دی ہوئی توفیق سے آپ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے گزارہ کے لئے ہر ممکن ذریعہ استعمال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دیتا ہے جس کی وجہ سے آپ کو اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات پورا کرنے میں خدا کے فضل سے بالعموم کوئی دقت نہیں ہوتی۔

مگر کچھ ایسے دوست بھی ہیں جنہوں نے ایک مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے دنیا سے منہ موڑ لیا ہے۔ درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعۂ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر سی بستی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں ہمارے دل ان کے لئے محبت اور احترام کے جذبات سے مملو ہیں۔ ہم ان کے احسان مند ہیں کہ انہوں نے ہم سب کی نمائندگی کرتے ہوئے اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے اور دنیا سے منہ موڑ لیا ہے۔ دنیا باوجود اپنی وسعتوں کے ان کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ان کے ذرائع معاش محدود ہیں مگر ضروریاتِ انسانی ہم جیسی ہی ہیں

پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ ہم ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھیں اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ ان کی ہر طرح امداد کریں تا وہ فارغ البالی اور بے فکری کے ساتھ مرکزِ سلسلہ اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

مجاہدینِ تحریکِ جدید

محترم مجاہدینِ تحریکِ جدید! آپ کی صفِ جہاد میں استحکام اور آپ کے ولولہ اور جذبۂ ایثار میں روز افزوں ترقی ہونی ضروری ہے۔ سالِ رواں کا نصف سال گزر چکا ہے۔ سوچئے تو سہی کہ

۱۔ کیا آپ کی جماعت کے سالِ رواں کے وعدے مرکز میں آ چکے ہیں
۲۔ کیا نصف سال میں ۶/۱۲ حصہ چندہ آپ ادا کر چکے ہیں
۳۔ کیا حسب ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی جماعت کا ہر فرد اس چندہ میں شریک ہے

وصولی چندہ کی رفتار کم ہے اور اس کمی کا اثر مرکز کے کاموں پر پڑتا ہے۔ ہر فرد پر لازم ہے کہ اس بارے میں اپنی مقدور بھر کوشش سے تعاون فرمائیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب بمبئی

ان شاء اللہ العزیز جماعت احمدیہ بمبئی کے زیرِ اہتمام پبلک طور پر ایک جلسہ "سیرت پیشوایانِ مذاہب" مورخہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۷۲ء شام پانچ بجے بیلارڈ جارج ہال کانگریس ہاؤس میں منعقد کیا جائے گا۔ اس کی صدارت شری ڈی ایس پاگے چیئرمین لیجسلیٹو کونسل مہاراشٹر فرمائیں گے جماعتہائے احمدیہ مہاراشٹر اور قرب وجوار کے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس جلسہ میں شرکت فرما کر اس جلسہ کو کامیاب فرمائیں

خاکسار شریف احمد امینی
انچارج احمدیہ مشن بمبئی۔ مہاراشٹر

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ شموگہ

جماعت احمدیہ شموگہ کے مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۱ء سے ۳۰ر اپریل ۱۹۷۴ء تک تین سال کے لئے منظوری دی گئی ہے:۔　　ناظر اعلیٰ قادیان

۱۔ صدر	مکرم سید مدار صاحب
۲۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت	مکرم سید محمد جعفر صادق صاحب
۳۔ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ	مکرم ایس کے اختر حسین صاحب
۴۔ سیکرٹری امور عامہ	مکرم محمد عثمان صاحب

درخواستِ دعا

مکرم برادرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب درویش (ریٹائرڈ آئی سپیشلسٹ) گزشتہ ایک ہفتہ سے پیٹ میں درد کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ ابتداء میں معمولی پیٹ درد کی تکلیف سمجھ کر مقامی طور پر علاج ہوتا رہا۔ جناب ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب کے علاوہ جناب ڈاکٹر سریندر سنگھ صاحب انچارج نور ہسپتال بھی علاج کرتے رہے لیکن وقتی خفیف سے افاقہ کے بعد درد نے شدت اختیار کر گیا تو امرتسر کے وی جے ہسپتال میں لے جا کر داخل کرا دیا گیا ہے۔ قریباً ایک درجن ایکسرے لینے کے بعد یہ تشخیص ہوئی ہے کہ گردے میں پتھری ہے۔ ڈاکٹر صاحب بہت مخلص اور خادمِ سلسلہ درویش ہیں۔ احباب کرام ازراہ کرم ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار فیض احمد گجراتی درویش قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۳/۱ فیئرس لین کلکتہ نمبر ۱۲

کراؤن لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔

Azad TRADING CORPORATION
53/1 PHEARS LANE CALCUTTA — 12

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔ پتہ نوٹ فرما لیجئے:۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta — 1

تار کا پتہ "Autocentre"　　فون نمبرز 23—1652 23—5222

درخواست ہائے دعا

۱۔ استاذی المکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقا پوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کافی عرصہ سے بلڈ پریشر سے فریش ہیں۔ احباب کرام اور بزرگانِ سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ اسی سلسلہ میں وہ آج کل دہلی گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں

خاکسار جاوید اقبال اختر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

چندہ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

[illegible]